وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ

قُربتِ الٰہی کی معراج

سجدہ

www.KitaboSunnat.com

تفضیل احمد ضیغم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
❁	سجدہ کا مقام	09
	کائنات کی ہر چیز سجدہ کرتی ہے	13
	سجدہ کرنے والی پیشانی کا مقام	14
	قبر کی بوسیدگی بھی	18
	میدان محشر میں پہچان	19
	جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ	23
	نماز میں سجدہ کی اہمیت	24
❁	سجدہ کی کیفیت	28
	ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھنا	29
	سات اعضاء پر سجدہ	30
	ساتوں اعضاء کی تفصیل	31
❁	کیا مرد اور عورت کے سجدہ میں فرق ہے؟	37
❁	سجدہ کی دعائیں	42
❁	ایک سجدہ کا مقام	51
❁	سجدہ کے دیگر احکام	52

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

	سجدہ میں کنکریاں چھونا	53
	بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھنا	54
	کپڑے پر سجدہ	55
	سجدہ میں اعتدال اختیار کرنا	56
	سجدوں میں اشک ریزی	56
❁	سجدۂ سہو	58
	سجدہ سہو کی صورتیں	58
	مسائل	66
	سجدہ سہو سلام سے پہلے یا بعد	69
	سلام سے پہلے سجدہ والی احادیث	69
	سلام کے بعد سجدہ والی احادیث	71
❁	سجدۂ تلاوت	76
	سجدہ تلاوت کی تعداد	77
	سجدۂ تلاوت کا حکم	82
	سجدہ تلاوت کے اسباب	84
	سجدہ تلاوت کی دعائیں	85
	مسائل	86
❁	سجدۂ شکر	88
❁	تعظیمی سجدہ	96
❁	رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدوں کا منظر	103
	سجدۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما	104

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁	صبر وضبط کی انتہا	105
❁	علامت شب قدر	106
❁	پچاس آیات کے بقدر سجدہ	107
❁	جس دن منبر مسجد نبوی میں رکھا گیا	109
❁	میدان محشر میں سجدہ	113
❁	جمعہ کی مقدار کا سجدہ	118

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سجدہ کا مقام:

عبادت میں سجدہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اس کائنات میں جب پہلے انسان نے آنکھ کھولی تو فرمانبرداری کے جس عمل سے وہ آشنا ہوا وہ سجدہ ہی تھا باری تعالیٰ کی بارگاہ میں فرشتے بھی موجود تھے اور ابلیس بھی تھا اللہ تعالیٰ انہیں آدم علیہ السلام کے بارے میں حکم ارشاد فرما رہے تھے:

إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ

''میں ایک انسان کو کھنکھناتی سیاہ مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔ پس جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لئے سجدے میں گر پڑنا۔'' ❶

یعنی آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا اللہ کے حکم کی فرمانبرداری تھا پس فرشتوں نے سجدہ کیا، فرمانبردار کہلائے اور ابلیس نے انکار کر دیا فرمانبرداری سے نکل گیا اور ملعون ٹھہرا معلوم ہوا سجدہ فرمانبرداری کی علامت ہے بنی اسرائیل کے لوگوں کو بھی ایک دفعہ فرمانبرداری کے اظہار کیلئے بستی میں داخل ہوئے وقت سجدہ کا حکم دیا گیا تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا:

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ

❶ الحجر:۲۹،۲۸

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْمُحْسِنِيْنَ

''اور ہم نے کہا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور جہاں سے چاہو با فراغت کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہو (حِطَّةٌ) ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔''❶

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر سجدہ کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے چند ایک ملاحظہ فرمائیں:

راتوں کو قیام کرنے والے مومنین کی تعریف ان الفاظ میں کی............:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا

''اور وہ ایسے لوگ ہیں جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔''❷

اصحاب محمد ﷺ کی تعریف بھی سجدہ کے ساتھ کی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ

''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں، تو انہیں دیکھے گا رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کی نشانی ان کے چہروں پر

---

❶ البقرہ:۵۸

❷ الفرقان:۶۴

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہ مثال تورات میں بھی ہے اور ان کی مثال انجیل میں بھی ہے۔'' ❶

❀ اللہ کی آیات پر ایمان رکھنے والے لوگوں کی علامت ہے کہ جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے وہ اللہ کے حضور سجدہ میں گر جاتے ہیں، اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ

''ہماری آیات پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ ان کے پہلو، ان کی خواب گاہوں سے الگ رہتے ہیں اور وہ خوف و امید میں اپنے رب کو پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔'' ❷

❀ سجدہ کو ان الفاظ میں ہدایت یافتہ لوگوں کی نشانی قرار دیا:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا

''یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا نبیوں میں سے آدم کی اولاد سے اور ان لوگوں میں سے جنہیں ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ سوار کیا اور ابراہیم علیہ السلام اور

---

❶ الفتح:۲۹

❷ السجدہ:۱۶،۱۵

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسرائیل علیہ السلام کی اولاد سے اوران لوگوں سے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور ہم نے چن لیا، جب ان پر رحمان کی آیات پڑھی جاتی تھیں وہ سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر جاتے تھے۔“ ❶

❁ سجدہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی علامت ہے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرنے والے جادوگروں پر جب حق واضح ہو گیا تو وہ اپنے رب پر ایمان لاتے ہوئے سجدہ میں گر گئے تھے قرآن حکیم میں ہے:

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ

”جادوگر سجدے میں گر پڑے اور پکار اٹھے کہ ہم تو ہارون اور موسیٰ (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لائے۔“ ❷

❁ سجدہ کو ان الفاظ میں فرمانبرداری کی علامت قرار دیا گیا ہے:

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ.

”بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں) فرمایئے! علم والے اور بے علم کیا برابر ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔“ ❸

---

❶ مریم: ۵۸

❷ طٰہٰ: ۷۰

❸ الزمر: ۹

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کائنات کی ہر چیز سجدہ کرتی ہے:

سورج، چاند، ستارے، شجر و حجر، جمادات، نباتات اور کائنات کی تمام چیزیں اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتی ہیں قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے:

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِن شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ. وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

''کیا انہوں نے نہیں دیکھا؟ کہ جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے اس کے سائے دائیں بائیں جھک جھک کر اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہوتے اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں یقیناً آسمان و زمین کے تمام جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔'' (1)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِي: "أَيْنَ تَذْهَبُ. قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ. فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنَ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنَ لَهَا. يُقَالُ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سورج غروب ہوا تو ان سے پوچھا کیا تمہیں معلوم

(1) النحل: ۴۹، ۴۸

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور عرش کے نیچے پہنچ کر پہلے سجدہ کرتا ہے پھر (دوبارہ آنے) کی اجازت چاہتا ہے اور اسے اجازت دی جاتی ہے اور وہ دن بھی قریب ہے، جب یہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور اجازت چاہے گا لیکن اجازت نہ ملے گی۔ بلکہ اس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آیا تھا وہیں واپس چلا جا۔ چنانچہ اس دن وہ مغرب سے طلوع ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان "وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ" میں اسی طرف اشارہ ہے۔" ❶

معلوم ہوا شمس وقمر اور کائنات کی تمام چیزیں اللہ کو سجدہ کرتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ

"اور ستارے اور درخت دونوں سجدہ کرتے ہیں۔" ❷

سجدہ کرنے والی پیشانی کا مقام:

سجدہ کرنے والی پیشانی کو جہنم کی آگ نہیں کھائے گی قیامت کے دن لوگوں کے اعمال کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ان کے جنتی ہونے کا فیصلہ ہوجائے گا تو ایک مدت گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ان لوگوں کے بارے میں حکم دیں گے جو برائیاں زیادہ ہونے کی وجہ سے جہنم میں ڈال دیے گئے تھے کہ انہیں جہنم سے نکال لیا جائے چنانچہ فرشتے جب انہیں جہنم سے نکالنے کے لیے آئیں گے تو انہیں ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر اس پیشانی کو کھانا حرام کر دیا ہے جو اللہ کے حضور سجدہ میں جھکنے والی ہے، سیدنا ابو

❶ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة الشمس والقمر بحسبان، رقم: ۳۱۹۹

❷ الرحمٰن: ۶

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی طویل روایت میں ہے:

قَالَ أُنَاسٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛ فَقَالَ: "هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ ؟". قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: "هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ ؟". قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: "فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ، يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ، فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا، فَلْيَتَّبِعْهُ، فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا أَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ، وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَبِهِ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ ؟ قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ، فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، مِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ، وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ: أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنَ ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ.

"لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے جبکہ اس کے سامنے کوئی بادل وغیرہ نہ ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا جب کوئی بادل نہ ہو تو تمہیں چودہویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اللہ تعالیٰ کو اسی طرح قیامت کے دن دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور کہے گا کہ تم میں سے جو شخص جس چیز کی پوجا کیا کرتا تھا وہ اسی کے پیچھے لگ جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی پرستش کیا کرتے تھے وہ اس کے پیچھے لگ جائیں گے اور جو لوگ چاند کی پوجا کرتے تھے وہ اس کے پیچھے ہو لیں گے۔ جو لوگ بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ ان کے پیچھے لگ جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی اور اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی، اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے نہ ہوں گے اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے تجھ سے اللہ کی پناہ۔ ہم اپنی جگہ پر اس وقت تک رہیں گے جب تک کہ ہمارا پروردگار ہمارے سامنے نہ آئے۔ جب ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا (آؤ میرے ساتھ چلو) میں تمہارا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رب ہوں! لوگ کہیں گے ہاں تو ہی ہمارا رب ہے، پھر وہ اسی کے پیچھے چل پڑیں گے اور جہنم پر پل بنا دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو پار کرے گا اور اس دن رسولوں کی دعا یہ ہو گی کہ اے اللہ! سلامت رکھنا۔ اے اللہ! سلامت رکھنا اور وہاں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں دیکھے ہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ پھر سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے البتہ ان کی لمبائی چوڑائی اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے اور اس طرح ان میں سے بعض تو اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور بعض کا عمل رائی کے دانے کے برابر ہو گا، پھر وہ نجات پا جائے گا۔ آخر جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے انہیں نکالنا چاہے گا جنہیں نکالنے کی اس کی مشیت ہو گی۔ یعنی وہ جنہوں نے کلمہ ''لا إله إلا الله'' کی گواہی دی ہو گی اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالیں۔ فرشتے انہیں سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ ابن آدم کے جسم میں سجدوں کے نشان کو کھائے۔ چنانچہ فرشتے ان لوگوں کو نکالیں گے اور وہ جل کر کوئلے ہو چکے ہوں گے پھر ان پر پانی چھڑکا جائے گا جسے ''ماء الحیاة'' (زندگی بخشنے والا پانی) کہتے ہیں۔ اس وقت وہ اس طرح تر و تازہ ہو جائیں گے جیسے سیلاب کے بعد زرخیز زمین میں دانہ اگ آتا ہے۔'' ❶

❶ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب الصراط جسر جہنم، رقم: ٦٥٧٣

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قبر کی بوسیدگی بھی:

قبر کی بوسیدگی بھی سجدہ کی چمک کو ختم نہیں کر سکتی سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خَرَجَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتَّى أَتَوْا مَقْبَرَةً مِنْ مَقَابِرِهِمْ فَقَالُوا: لَوْ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَدَعَوْنَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخْرِجُ لَنَا رَجُلًا مِمَّنْ قَدْ مَاتَ، نَسْأَلُهُ عَنِ الْمَوْتِ فَفَعَلُوا، فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ إِذْ طَلَعَ رَجُلٌ رَأْسَهُ مِنْ قَبْرٍ مِنْ تِلْكَ الْمَقَابِرِ خِلَاسِيٌّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُودِ فَقَالَ: يَا هٰؤُلَاءِ مَا أَرَدْتُمْ إِلَيَّ لَقَدْ مُتُّ مِنْ مِائَةِ عَامٍ، فَمَا سَكَنَتْ عَنِّي حَرَارَةُ الْمَوْتِ إِلَّا الْآنَ، فَادْعُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرُدَّنِي لِمَا كُنْتُ"❶

"بنی اسرائیل کا ایک گروہ باہر نکلا اور وہ لوگ کسی قبر کے پاس آئے اور کہنے لگے: دو رکعت نماز پڑھیں اور اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ وہ مرنے والے لوگوں میں سے کسی کو قبر سے باہر نکالے تاکہ ہم اس سے موت کے بارے میں پوچھ سکیں انہوں نے ایسا ہی کیا وہ ابھی اسی کیفیت میں تھے کہ اچانک ایک آدمی قبر سے نمودار ہوا، اس کی آنکھوں کے درمیان سجدوں کا نشان تھا اس نے کہا: اے لوگو! تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ مجھے فوت ہوئے سو سال گزر چکے ہیں لیکن موت کی حرارت اب بھی محسوس کر رہا ہوں، اللہ عزوجل سے دعا کرو کہ میں جس حالت میں پہلے تھا وہ مجھے اسی حالت میں لوٹا دے۔"

یہ ہے سجدہ کا مقام کہ سو سال گزرنے کے باوجود قبر کی بوسیدگی سجدہ کی چمک نہیں مٹا سکی۔

❶ سلسلة الاحاديث الصحيحة ٢/١٠٢٩، رقم: ٢٠٢٦

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میدان محشر میں پہچان:

میدان محشر میں بھی خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کی پہچان سجدہ سے ہی ہوگی سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ، فَيَبْقَى كُلُّ مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ، فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا". ❶

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ ہمارا رب قیامت کے دن اپنی پنڈلی کھولے گا اس وقت ہر مومن مرد اور ہر مومنہ عورت اس کے لیے سجدہ میں گر پڑیں گے۔صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو دنیا میں دکھاوے اور ناموری کے لیے سجدہ کرتے تھے۔جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی پیٹھ تختہ بن جائے گی (اور وہ سجدہ کے لیے نہ جھک سکیں گے)۔"

شفاعت کبریٰ کی انتہا:

شفاعت کبریٰ کی انتہا بھی سجدہ پر ہی ہے قیامت کے روز جب لوگ مختلف انبیاء سے ہو کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کی بارگاہ میں سفارش کی گزارش کریں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں لے کے اللہ کی بارگاہ میں آئیں گے اور عرش کے قریب اللہ کے حضور سفارش کے لیے اپنی پیشانی سجدہ میں رکھ دیں گے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دستی کا حصہ آپ کو پیش کیا گیا، آپ نے اپنے دانتوں سے اسے ایک بار نوچا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دستی کا

❶ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب یوم یکشف عن ساق، رقم: ۴۹۱۹

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گوشت بہت پسند تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا کیا تمہیں معلوم ہے یہ کون سا دن ہوگا؟ اس دن آغازِ دنیا سے قیامت کے دن تک کی ساری خلقت ایک چٹیل میدان میں جمع ہوگی اور وہاں ایک پکارنے والے کی آواز سب کے کانوں تک پہنچ سکے گی اور ایک نظر سب کو دیکھ سکے گی۔ سورج بالکل قریب ہو جائے گا اور لوگوں کی پریشانی اور بے قراری کی کوئی حد نہ رہے گی جو برداشت سے باہر ہوگی۔ لوگ آپس میں کہیں گے، ہماری کیا حالت ہوگئی ہے؟ کیا ایسا کوئی مقبول بندہ نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت کرے؟ پھر وہ آپس میں کہیں گے کہ آدم علیہ السلام کے پاس چلنا چاہئے۔ چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے آپ انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے خصوصیت کے ساتھ آپ میں روح پھونکی۔ فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اس لیے آپ رب کے حضور ہماری شفاعت کر دیں، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں۔ آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میرا رب آج انتہائی غضبناک ہے۔ اس سے پہلے اتنا غضبناک نہ وہ کبھی ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضب ناک ہوگا اور رب العزت نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی، پس نفسی، نفسی، نفسی مجھے اپنی فکر ہے تم کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ ہاں نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے نوح! آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے تھے اور آپ کو اللہ نے ''شکر گزار بندہ'' (عبد شکور) کا خطاب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیا۔آپ ہی ہمارے لیے اپنے رب کے حضور شفاعت کر دیں، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں۔نوح علیہ السلام کہیں گے کہ میرا رب آج اتنا غضبناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غصے میں نہیں تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہوگا اور مجھے ایک دعا کی قبولیت کا یقین دلایا گیا تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی۔نفسی، نفسی، نفسی آج مجھے اپنے ہی نفس کی فکر ہے تم میرے سوا کسی اور کے پاس چلے جاؤ، ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور اللہ کے خلیل ہیں اور روئے زمین میں منتخب ہیں، آپ ہماری شفاعت کیجئے، آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے کہ آج میرا رب بہت غضبناک ہے؟ اتنا غضبناک نہ وہ پہلے ہوا تھا اور نہ آج کے بعد ہوگا اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے۔نفسی، نفسی، نفسی مجھے اپنے نفس کی فکر ہے۔میرے سوا کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ہاں موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف سے رسالت اور اپنے کلام کے ذریعہ فضیلت عطا فرمائی۔آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور کریں، آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔موسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ بہت غضبناک ہے، اتنا غضبناک وہ نہ پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی ہوگا اور میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا، حالانکہ اللہ کی طرف سے مجھے اس کا کوئی حکم نہیں ملا تھا۔نفسی، نفسی، نفسی مجھے آج اپنی فکر ہے، میرے سوا کسی اور کے پاس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چلے جاؤ۔ ہاں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔ اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم علیہا السلام پر ڈالا تھا اور اللہ کی طرف سے روح ہیں، آپ نے بچپن میں ماں کی گود ہی میں لوگوں سے بات کی تھی، ہماری شفاعت کیجئے، آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہو چکی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک ہوا تھا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا اور وہ اپنی کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے (صرف اتنا کہیں گے، نفسی، نفسی، نفسی میرے سوا کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ ہاں! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ۔ سب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اللہ کے رسول اور سب سے آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں، اپنے رب کے دربار میں ہماری شفاعت کیجئے۔ آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ، وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُولُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ. أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى".

"آخر میں آگے بڑھوں گا اور عرش کے نیچے پہنچ کر اپنے رب عزوجل کے حضور سجدہ میں گر جاؤں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد وثناء کے دروازے کھول دے گا جو مجھ سے پہلے کسی کیلئے نہیں کھولے گئے۔ پھر کہا جائے گا، اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، مانگئے آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا۔ اے میرے رب! میری امت، اے میرے رب! میری امت، کہا جائے گا اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں ہے، جنت کے داہنے دروازے سے داخل کیجئے جبکہ انہیں یہ بھی اختیار ہے، وہ جس دروازے سے چاہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جنت کے دروازے کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر میں ہے یا جتنا مکہ اور بصریٰ میں ہے۔" ❶

جنت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ:

سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ نے ایک بار آپ ﷺ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ جنت میں آپ ﷺ کا ساتھ چاہتے ہیں تو آپ ﷺ نے انہیں کثرتِ سجود کا حکم دیا سنن ابی داؤد میں یہ واقعہ ان الفاظ میں مذکور ہے سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِيهِ بِوَضُوئِهِ

❶ صحیح بخاری، کتاب التفسیر باب ذریۃ من حملنا مع نوح......رقم: ۴۷۱۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَبِحَاجَتِهِ. فَقَالَ: "سَلْنِي" فَقُلْتُ: مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: "أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟" قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ. قَالَ: "فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ".

''میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گزارتا تھا، آپ کو وضو اور حاجت کا پانی لا کر دیتا، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھ سے مانگو''، میں نے عرض کیا: میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے علاوہ اور کچھ؟''، میں نے کہا: بس یہی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے لئے کثرت سے سجدے کر کے میری مدد کرو۔'' [1]

نماز میں سجدہ کی اہمیت:

نماز میں سجدہ کو اس قدر اہمیت حاصل ہے کہ اگر سجدہ کامل انداز سے نہ کیا جائے تو نماز ہی شمار نہیں ہوتی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ. فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا. فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ فَمَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي. قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ. ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا. ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا. ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا. ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى

[1] صحیح۔ سنن ابی داؤد للالبانی، ابواب قیام اللیل، باب وقت قیام النبی ﷺ من اللیل، رقم: ۱۳۲۰

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا".

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا۔ نماز کے بعد اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: واپس جا کر دوبارہ نماز پڑھو، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ اس نے دوبارہ نماز پڑھی اور واپس آ کر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ دوبارہ جا کر نماز پڑھو، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تین بار اسی طرح ہوا۔ آخر اس شخص نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا، میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اس لیے آپ مجھے سکھلایئے۔ آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر قرآن مجید سے جو پڑھ سکے پڑھ، اس کے بعد رکوع کر اور یہاں تک کہ تو اطمینان سے رکوع کر لے۔ پھر سر اٹھا اور پوری طرح کھڑا ہو جا۔ پھر جب تو سجدہ کرے تو پوری طرح سجدہ میں چلا جا۔ پھر (سجدہ سے) سر اٹھا کر اچھی طرح بیٹھ جا۔ دوبارہ بھی اسی طرح سجدہ کر۔ یہی طریقہ نماز کی تمام (رکعتوں میں) اختیار کر۔"[1]

سیدنا زید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

رَأَى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ: مَا صَلَّيْتَ، وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا".

"سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نہ رکوع پوری طرح کرتا

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لا یتم رکوعہ بالاعادۃ، رقم: ۷۹۳

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے نہ سجدہ۔ تو انہوں نے اس سے کہا: تم نے نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر تم اسی حالت میں فوت ہو گئے تو تمہاری موت اس سنت پر نہیں ہوگی جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا تھا۔'' ❶

سجدہ کی اہمیت کا اندازہ کیجیے کہ آپ ﷺ کی موجودگی میں صحابی نے تین دفعہ نماز پڑھی جس میں رکوع و سجود کے اندر طمانیت نہیں تھی آپ ﷺ نے اس کی نماز کو شمار ہی نہیں فرمایا اور اُسے نماز کے اعادہ کا حکم دیا معلوم ہوا کہ رکوع و سجود میں طمانیت نہ ہو تو نماز ہوتی ہی نہیں خواہ اسے کتنی بار ہی کیوں نہ پڑھا جائے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے پتہ چلا کہ ایسی نماز پڑھنے والا آدمی فطرت محمدیہ ﷺ پر فوت نہیں ہوگا مسند احمد میں یہ روایت ذرا تفصیل سے ان الفاظ میں موجود ہے:

دَخَلَ حُذَيْفَةُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي مِمَّا يَلِي أَبْوَابَ كِنْدَةَ فَجَعَلَ لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَلَا السُّجُودَ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: "مُنْذُ كَمْ هَذِهِ صَلَاتُكَ؟" قَالَ: مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً. قَالَ: فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: "مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَوْ مُتَّ وَهَذِهِ صَلَاتُكَ لَمُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فُطِرَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ❷

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا ایک آدمی کندہ کے دروازوں کے پاس نماز پڑھ رہا ہے وہ نہ رکوع پوری طرح کرتا تھا نہ سجدے، اس نے جب سلام پھیرا تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کتنے عرصہ سے تم ایسی

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اذا لم یتم الرکوع، رقم: ۷۹۱

❷ صحیح۔ مسند احمد، تعلیق شعیب الارنؤوط، احادیث رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب حدیث حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ، رقم: ۲۳۲۵۸

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نماز ادا کر رہے ہو؟ اس نے کہا: چالیس سال سے، سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
تم نے چالیس سال سے نماز ادا نہیں کی اور اگر تو ایسی نماز پر ہی فوت ہو جائے تو
اس فطرت پر فوت نہیں ہوگا جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم قائم تھے۔"

چالیس سال کی نمازیں جن میں رکوع وسجود طمانیت والے نہیں ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بقول وہ نمازیں شمار نہیں ہوئیں بالفرض اگر سال کے ۳۶۵ دن شمار کریں تو ایک سال میں ۱۸۲۵ فرض نمازیں بنتی ہیں اور اگر چالیس سال کی نمازیں شمار کی جائیں تو تہتر ہزار نمازیں بنتی ہیں کسی آدمی کا اس سے بڑھ کے دینی نقصان کیا ہو سکتا ہے کہ اس کی تہتر ہزار نمازیں شمار ہی نہ ہوں اور اس کے ساتھ یہ نقصان بھی ہوگا کہ مسلمان ہونے کے باوجود اس کی وفات اس دین فطرت پر نہیں ہوگی جس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قائم تھے سیدنا ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَيَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَوْ مَاتَ هٰذَا عَلَى حَالِهِ هٰذِهِ مَاتَ عَلَى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ« ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَثَلُ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَيَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ مَثَلُ الْجَائِعِ يَأْكُلُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ لَا يُغْنِيَانِ عَنْهُ شَيْئًا۔ ❶

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا وہ رکوع پورے طور پر نہیں کر رہا تھا اور اپنے سجدوں میں ٹھونگے مار رہا تھا اور اسی کیفیت میں وہ نماز پڑھ رہا تھا

❶ حسن۔ الترغیب والترہیب للالبانی کتاب الصلاۃ، باب الترہیب من عدم تمام الرکوع والسجود واقامۃ الصلب بینہما، رقم: ۵۲۸

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ اسی حال میں مر جائے تو ملتِ محمد یہ ﷺ پر فوت نہیں ہوگا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص کی مثال جو اپنا رکوع مکمل نہیں کرتا اور اپنے سجدوں میں ٹھونگے مارتا ہے اس بھوکے شخص کی مثال ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھاتا ہے جو اس کی بھوک میں اسے کچھ کفایت نہیں کرتیں۔"

نماز میں رکوع وسجود مکمل نہ کرنے والا آدمی اس بھوکے کی مانند ہے جو سخت بھوک ہونے کے باوجود ایک یا دو کھجوروں سے اپنی بھوک مٹانا چاہتا ہے اور یہ بات حتمی ہے کہ اس طرح اس کی بھوک نہیں مٹے گی بالکل اسی طرح جو آدمی رکوع سجود میں عدم طمانیت کے ساتھ نماز مکمل کرنا چاہتا ہے اس کی نماز نہیں ہوگی پس بلا تفریق مسلک جس بھی آدمی کی نماز میں رکوع وسجود میں طمانیت نہیں ہے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

سجدہ کی کیفیت:

رسول اللہ ﷺ سجدہ میں جھکتے ہوئے اللہ اکبر کہتے تھے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ".

"رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے اٹھتے تو جس وقت کھڑے ہوتے "اللہ اکبر" کہتے، پھر جب رکوع کرتے تو "اللہ اکبر" کہتے، پھر جس وقت اپنی پیٹھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رکوع سے اٹھاتے تو ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہتے، پھر کھڑے ہو کر کہتے: ''ربنا لك الحمد'' پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے، پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے، پھر جب (دوسرا) سجدہ کرتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے، پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے، پھر پوری نماز میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ آپ اسے مکمل کر لیتے، اور جس وقت دوسری رکعت میں بیٹھنے کے بعد اٹھتے تو (بھی) ''اللہ اکبر'' کہتے۔'' ❶

ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ".

''جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے بلکہ اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے (زمین پر) رکھے۔'' ❷

سیدنا نافع رحمۃ اللہ علیہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نماز کا طریقہ نقل کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما (سجدہ کرتے وقت) اپنے گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھتے۔'' ❸

معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل یہی تھا کہ وہ ہاتھوں کو گھٹنوں سے

---

❶ صحیح۔ سنن نسائی للالبانی، کتاب التطبیق، باب التکبیر للسجود، رقم: ۱۱۵۰

❷ صحیح۔ سنن ابی داؤد للالبانی، ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ، باب کیف یضع رکبتیہ قبل یدیہ، رقم: ۸۴۰

❸ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب یہوی بالتکبیر حین یسجد، رقم: ۸۰۳

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے زمین پر رکھا کرتے تھے۔

سات اعضاء پر سجدہ:

سجدہ سات اعضا پر ہے جن میں دو ہاتھ، دو گھٹنے اور دو پاؤں شامل ہیں ان کے ساتھ پیشانی اور ناک بھی جن کو آپ ﷺ نے ایک شمار کیا ہے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ، وَلَا يَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ".

''نبی کریم ﷺ کو سات اعضاء پر سجدہ کا حکم دیا گیا، اس طرح کہ نہ بالوں کو سمیٹیں نہ کپڑے کو (وہ سات اعضاء یہ ہیں) پیشانی (مع ناک) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔'' ❶

ناک اور پیشانی کی ہڈی آپس میں ملی ہوتی ہے اس لئے آپ ﷺ نے اسے ایک عضو شمار کیا ہے۔ سنن نسائی میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ".

''مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، پیشانی پر، اور آپ نے اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا، اور دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں، اور دونوں پاؤں کے کناروں یعنی انگلیوں پر۔'' ❷

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب، السجود علی سبعۃ اعظم، رقم: ۸۰۹

❷ صحیح۔ سنن نسائی، کتاب التطبیق، باب السجود علی الیدین، رقم: ۱۰۹۷

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساتوں اعضاء کی تفصیل:

جن سات اعضاء پر آپ ﷺ نے سجدہ لازم قرار دیا ہے ان کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

ناک اور پیشانی:

سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ "إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ، وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ."

"نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنی ناک اور پیشانی خوب اچھی طرح زمین پر جماتے، اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں پہلوؤں سے دور رکھتے، اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں شانوں کے بالمقابل رکھتے۔" [5]

گھٹنے:

سجدہ میں جن سات اعضاء کو زمین پر لگانا ہے ان میں گھٹنے بھی شامل ہیں اور سجدہ میں جاتے ہوئے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھیں گے اس کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

پاؤں:

دونوں پاؤں کی انگلیوں کا سجدہ کی حالت میں زمین پر لگنا ضروری ہے مطلب یہ کہ جتنی انگلیاں پاؤں کی زمین پر لگ سکیں اور انگلیاں دورانِ سجدہ قبلہ رُخ ہوں، سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کی موجودگی میں نبی ﷺ والی نماز پڑھ کے دکھائی اور جب اُنھوں نے سجدہ کیا تو پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کیا چنانچہ

[5] صحیح۔سنن الترمذی للالبانی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی السجود علی الجبهة والانف، رقم: ۲۷۰

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد بن عمرو بن عطا رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ. فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ. فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ. فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ"

"وہ نبی کریم ﷺ کے چند اصحاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی نماز کا ذکر ہونے لگا، سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے نبی کریم ﷺ کی نماز تم سب سے زیادہ یاد ہے میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک لے جاتے، جب آپ رکوع کرتے تو گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پوری طرح پکڑ لیتے اور پیٹھ کو جھکا دیتے۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ تمام جوڑ سیدھے ہو جاتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ اپنے ہاتھوں کو (زمین پر) اس طرح رکھتے کہ نہ بالکل پھیلے ہوئے ہوتے اور نہ سمٹے ہوئے۔ پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رُخ رکھتے۔ جب آپ ﷺ دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے بائیں پاؤں کو آگے کر لیتے اور دائیں کو کھڑا کر دیتے پھر مقعد پر بیٹھتے۔“ ❶

اور دورانِ سجدہ پاؤں کی انگلیوں کو کھلا رکھتے سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبِطَيْهِ وَفَتَخَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ. ❷

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرنے کے لیے زمین کی طرف جھکتے تو اپنے بازوؤں کو اپنی بغلوں سے الگ رکھتے، اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کھلا رکھتے۔“

سجدہ میں پاؤں کو کھڑا رکھنا:

اور دونوں پاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ سجدہ کھڑے رکھتے تھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ. فَلَمَسْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ "سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ.لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ".

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات (اپنے پاس بستر پر موجود) نہیں پایا، میں نے آپ کو نماز پڑھنے کی جگہ میں ٹٹولا تو کیا دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں ہیں اور آپ کے دونوں پاؤں کھڑے ہیں اور آپ یہ دعا کر رہے ہے: أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ. لَا

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب سنۃ الجلوس فی التشہد، رقم: ۸۲۸

❷ صحیح سنن نسائی للالبانی، کتاب التطبیق، باب فتح اصابع الرجلین فی السجود، رقم: ۱۱۰۱

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أُحصي ثناءً عليكَ أنتَ كما أثنيتَ على نفسكَ" "اے اللہ! میں تیرے غصے سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری بخشش کی پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف شمار نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔" ❶

سجدہ میں ایڑھیوں کو ملا لینا:

اور آپ ﷺ سجدہ میں دونوں پاؤں کی ایڑھیاں باہم ملا لیا کرتے تھے ابن حبان میں مذکورہ روایت ذرا تفصیل کے ساتھ ان الفاظ میں مروی ہے جس میں آپ ﷺ کے دورانِ سجدہ ایڑھیاں ملا لینے کا ذکر ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعِي عَلَى فِرَاشِي فَوَجَدْتُهُ سَاجِدًا رَاصًّا عَقِبَيْهِ مُسْتَقْبِلًا بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ لِلْقِبْلَةِ ❷

"(ایک رات) رسول ﷺ میرے ساتھ بستر پر تھے میں نے آپ ﷺ کو گم پایا پس میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ ﷺ سجدہ میں اپنی دونوں ایڑھیاں ملائے ہوئے اپنی انگلیوں کے کنارے قبلہ رخ کئے ہوئے تھے۔"

ہاتھ:

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ "إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ، وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ"۔

---

❶ صحیح۔ سنن نسائی للالبانی، کتاب تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود، رقم: 1101

❷ صحیح۔ ابن حبان تعلیق الالبانی، کتاب الصلاۃ، باب صفتہ الصلاۃ، رقم: 1930

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنی ناک اور پیشانی خوب اچھی طرح زمین پر جماتے، اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں پہلوؤں سے دور رکھتے، اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں شانوں کے بالمقابل رکھتے۔“ ❶

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے سجدہ کے دوران اپنا چہرہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کے مابین رکھا چنانچہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ الْتَحَفَ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ، قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَوَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ."

”میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑا، اور انہیں اپنے کپڑے میں داخل کر لیا، جب آپ نے رکوع کا ارادہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھ (چادر سے) نکالے پھر رفع یدین کیا اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھانے کا ارادہ کیا تو رفع یدین کیا، پھر سجدہ کیا اور اپنی پیشانی کو دونوں ہتھیلیوں کے مابین رکھا۔“ ❷

سنن ترمذی کی روایت میں ہے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:

"أَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ؟ فَقَالَ:

---

❶ صحیح۔سنن الترمذی للالبانی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی السجود علی الجبهة والانف، رقم: ۲۷۰

❷ صحیح۔سنن ابی داؤد للالبانی ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ، باب رفع الیدین فی الصلاۃ، رقم: ۷۲۳

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَ كَفَّيْهِ"

"نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنا چہرہ کہاں رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا: اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان۔" ❶

مذکورہ احادیث پر غور کریں حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے دوران سجدہ اپنی ہتھیلیاں کندھوں کے برابر رکھیں اور سیدنا وائل بن حجر اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما کی احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا چہرہ ہتھیلیوں کے مابین رکھا اگر ہم دوران سجدہ ہاتھوں کو زمین پر اس کیفیت میں رکھیں کہ انگلیوں کے کنارے کانوں کی لو تک ہوں تو ہاتھ کندھوں کے برابر بھی ہو جاتے ہیں اور چہرہ بھی ہتھیلیوں کے مابین ہو جاتا ہے نیز اس صورت میں ہاتھوں پر ٹیک بھی اچھی ہوتی ہے۔

❀❀❀

---

❶ صحیح۔ سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء أين يضع الرجل وجهه اذا سجد، رقم: ۲۷۱

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا مرد اور عورت کے سجدہ میں فرق ہے

احناف کے ہاں مرد اور عورت کے سجدہ میں فرق ہے اور اس فرق پر دلالت کرنے والی جو احادیث وہ پیش کرتے ہیں وہ نہایت ضعیف ہیں اور صحیح احادیث کے معارض بھی ہیں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) حضرت یزید بن ابی حبیب بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ: "إِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِي ذَٰلِكَ كَالرَّجُلِ". ❶

''رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کے بعض حصوں کو زمین سے چمٹا دو اس لئے کہ اس میں عورت مرد کی مثل نہیں ہے۔''

یہ حدیث سنن بیہقی میں ہے اور اس کے راوی یزید بن ابی حبیب تابعی ہیں جو ۵۳ھ میں آپ ﷺ کی وفات سے ۴۳ سال بعد پیدا ہوئے اور وہ صحابی کے واسطہ کے بغیر آپ ﷺ سے روایت کر رہے ہیں چنانچہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ خود اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں هٰذَا حَدِيثٌ مُنْقَطِعٌ (یہ حدیث منقطع ہے) نیز یزید بن ابی حبیب معروف مدلس راوی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی سالم بن غیلان بھی مختلف فیہ ہے پس یہ روایت

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ابواب صفة الصلاة، رقم: ۳۲۰۱

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قابل حجت نہیں۔ ❶

(۲) دوسری حدیث جو پیش کی جاتی ہے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ میں مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا جَلَسَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلَى فَخِذِهَا الْأُخْرَى، وَإِذَا سَجَدَتْ أَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِي فَخِذَيْهَا كَأَسْتَرِ مَا يَكُونُ لَهَا، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَيَقُولُ: يَامَلَائِكَتِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهَا" ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب نماز کے دوران عورت بیٹھے تو اپنی ایک ران کو دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں سے ملالے تاکہ اس کے لیے زیادہ سے زیادہ ستر ہو سکے اور اللہ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔"

یہ حدیث بھی بیہقی میں موجود ہے اس میں ابو مطیع راوی ضعیف ہے اور ایک راوی محمد بن قاسم بلخی ہے جس پر حدیثیں گھڑنے کا الزام ہے چنانچہ اس کے بارے میں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کَانَ يَضَعُ الْحَدِيثَ وہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔" ❸

(۳) مرد و عورت کے سجدہ میں فرق کرنے سے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اثر ان

❶ تہذیب التہذیب ۳۸۳/۳،۲۷۹/۱، میزان الاعتدال: ۲/۳۱
❷ سنن بیہقی ۳۱۵/۲، رقم: ۳۱۹۹
❸ میزان الاعتدال ۵۷۵،۱/۵۷۳/۱،۱۱

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:

قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ "إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَحْتَفِزْ وَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا" ❶

"سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب عورت سجدہ کرے تو اپنی رانوں کو ملا لے۔"

یہ روایت ابن ابی شیبہ اور بیہقی میں موجود ہے لیکن فلتضم کے الفاظ بیہقی میں موجود نہیں ہیں اس کی سند میں "حارث اعور" راوی کذاب ہے۔ ❷

مرد اور عورت کے سجدہ میں کوئی فرق نہیں:

ایسی کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے جس کے ذریعہ سے مرد اور عورت کے سجدہ میں فرق کیا جا سکے مرد اور عورت سب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیا جیسے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چنانچہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا، وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ، وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا، فَقَالَ: "ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ".

"ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیس دنوں تک رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوا کہ ہمیں اپنے گھر کے لوگ یاد آ رہے ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنہیں ہم اپنے گھروں میں چھوڑ کر آئے تھے۔ ہم نے

❶ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۲/۲۱۴، رقم: ۳۱۹۷

❷ میزان الاعتدال ۲/۱۲۶، ۱/۴۳۵

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کو سارا حال سنا دیا۔ آپ بڑے ہی نرم خو اور رحم دل تھے۔
آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور اُنہیں دین سکھاؤ اور
بتاؤ اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز
کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص تمہارے لیے اذان کہے پھر جو تم میں بڑا
ہو وہ امامت کرائے۔“ ❶

اس حدیث میں قابل توجہ امر یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان افراد کو گھر والوں کو تعلیم دینے کا حکم ارشاد فرمایا اور انہیں کہا کہ تم اپنے گھروں میں لوٹ جاؤ اور انہیں تعلیم دینا اور گھر والوں کے لیے جس خصوصی تعلیم کا اہتمام کرنا ہے وہ یہ ہے کہ نماز ایسے ہی پڑھنا جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو اور سابقہ مذکورہ ضعیف روایات میں عورت کو جس طرح سجدہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اس سے آپ ﷺ نے ویسے ہی منع فرمایا ہے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ". ❷

”سجدہ میں اعتدال کو ملحوظ رکھو اور اپنے بازو کتے کی طرح نہ پھیلایا کرو۔“

کتا جب بیٹھتا ہے تو اپنے دونوں بازو کہنیوں تک زمین پر بچھا لیتا ہے اس طرح بازو زمین پر بچھا کر سجدہ کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اور یہ حکم مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے ہے اور مرد و عورت کے سجدہ میں فرق کرنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ عورت دوران سجدہ اپنی سرین کو زمین کے ساتھ لگائے جبکہ آپ ﷺ اپنے جسم کو زمین سے اتنا

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبہائم، رقم: ۶۰۰۸

❷ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب لا یفترش ذراعیہ فی السجود، رقم: ۸۲۲

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اُونچا رکھتے تھے کہ اگر بکری کا بچہ ذرا سمٹ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کے درمیان سے گزرنا چاہے تو گزر سکتا تھا سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ: "إِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ، فَلَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ".

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے الگ رکھتے اور اگر ہاتھوں کے بیچ سے کوئی بکری کا بچہ گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔'' [1]

اور سنن ابی داوٗد میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے انہوں نے فرمایا:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ فَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَهُوَ مُجَخٍّ قَدْ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ".

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے پیچھے سے آیا (اور آپ سجدے میں تھے) میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سجدہ کئے ہوئے تھے کہ اپنے دونوں بازو پسلیوں سے جدا کئے ہوئے تھے اور اپنا پیٹ زمین سے اٹھائے ہوئے تھے۔'' [2]

سیدنا احمر بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ حَتَّى نَأْوِيَ لَهُ".

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں بازو اپنے دونوں پہلوؤں

---

[1] صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، رقم: ۸۸۰

[2] صحیح سنن ابی داوٗد للالبانی، کتاب تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب صفۃ السجود، رقم: ۸۹۹

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے جدا رکھتے یہاں تک کہ ہمیں (آپ کی تکلیف ومشقت پر) رحم آ جاتا۔"❶

عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں خواتین احادیث کے مطابق مردوں کی طرح ہی نماز ادا کیا کرتی تھیں چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے:

وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً.

"سیدہ ام الدرداء رضی اللہ عنہا فقیہہ عورت تھیں اور وہ نماز میں (بوقت تشہد) مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں۔"❷

سجدہ کی دعائیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدوں میں متعدد دعائیں مانگی ہیں اس ضمن میں چند احادیث درج کی جارہی ہیں ان میں سے کوئی بھی دعا مانگی جاسکتی ہے۔

(۱) سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ فَمَضَى، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَتَيْنِ فَمَضَى فَقُلْتُ: يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى، فَافْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ قَرِيبًا مِنْ رُكُوعِهِ،

❶ صحیح۔سنن ابی داؤد للالبانی، کتاب تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب صفة السجود، رقم: ۹۰۰

❷ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب سنة الجلوس فی التشهد، رقم: ۸۲۷

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ رُكُوعِهِ".

''میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی تو آپ نے سورہ بقرہ شروع کر دی، میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ سو آیات پر رکوع کریں گے لیکن آپ اس سے گزر گئے تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ دو سو آیت پر رکوع کریں گے لیکن آپ اس سے بھی آگے بڑھ گئے، تو میں نے اپنے دل میں کہا: آپ ایک ہی رکعت میں پوری سورۃ پڑھ ڈالیں گے، لیکن آپ ﷺ اس سے بھی آگے بڑھ گئے اور سورۃ نساء شروع کر دی، اور اسے پڑھ لینے کے بعد سورۃ آل عمران شروع کر دی، اور پوری پڑھ ڈالی، آپ نے یہ پوری قرآت آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر کی، اس طرح کہ جب آپ کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ اس کی پاکی بیان کرتے، اور جب کسی سوال کی آیت سے گزرتے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے، اور جب کسی پناہ کی آیت سے گزرتے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے، پھر آپ نے رکوع کیا، اور ''سبحان ربی العظیم'' ''پاک ہے میرا رب جو عظیم ہے'' کہا، آپ کا رکوع تقریباً آپ کے قیام کے برابر تھا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا، اور ''سمع الله لمن حمده'' کہا، آپ کا قیام تقریباً آپ کے رکوع کے برابر تھا، پھر آپ نے سجدہ کیا، اور سجدہ میں ''سبحان ربی الأعلى'' ''پاک ہے میرا رب جو اعلیٰ ہے'' پڑھا اور آپ کا سجدہ تقریباً آپ کے رکوع کے برابر تھا۔❶

ابن ماجہ کی روایت میں مذکورہ تسبیحات کی تعداد کے بارے میں مروی ہے کہ آپ ﷺ

❶ صحيح سنن نسائي للالباني، كتاب قيام الليل وتطوع النهار باب تسوية القيام والركوع، رقم: ١٦٦٤

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انہیں تین تین بار پڑھا کرتے تھے چنانچہ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا رَكَعَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ".

''انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' تین بار، اور سجدہ میں ''سبحان ربی الأعلی'' تین بار کہتے سنا۔''[1]

(۲) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدوں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ"

''اے اللہ! تو میرے تمام چھوٹے بڑے اور اگلے پچھلے گناہ بخش دے۔''[2]

(۳) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ".

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور رکوع میں اکثر یہ پڑھا کرتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي (اس دعا کو پڑھ کر) آپ قرآن کے حکم پر عمل کرتے تھے۔''[3]

---

1. صحیح۔سنن ابن ماجہ للالبانی، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب التسبیح فی الرکوع والسجود، رقم: ۸۸۸
2. صحیح۔سنن ابی داؤد للالبانی، تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود، رقم: ۸۷۸
3. صحیح بخاری۔کتاب الاذان، باب التسبیح والدعاء فی السجود، رقم: ۸۱۷

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۴) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ".

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ کہتے تھے۔"

(۵) سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ فَاسْتَاكَ وَتَوَضَّأَ. ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ يَتَعَوَّذُ. ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهِ يَقُولُ: فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ. ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوعِهِ يَقُولُ: "فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ. ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُورَةً ثُمَّ سُورَةً فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ".

"میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھا، پہلے آپ نے مسواک کی، پھر وضو کیا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے، تو آپ نے سورۃ البقرہ شروع کی، آپ جب بھی کسی رحمت کی آیت سے گزرتے تو ٹھہرتے اور اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرتے، اور جب بھی عذاب کی کسی آیت سے گزرتے تو ٹھہرتے، اور اس کے عذاب سے اس کی پناہ مانگتے، پھر آپ نے رکوع کیا، تو رکوع میں اپنے قیام کے بقدر ٹھہرے رہے، آپ اپنے رکوع میں کہہ رہے تھے: سُبْحَانَ ذِي

❶ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، کتاب تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب مایقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ، رقم: ۸۷۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ پھر آپ نے اپنے رکوع کے بقدر سجدہ کیا، اور اپنے سجدے میں آپ کہہ رہے تھے: سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ پھر آپ نے دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران پڑھی، پھر ایک اور سورۃ پڑھی، پھر ایک اور سورۃ پڑھی، آپ نے اسی طرح کیا۔" ❶

(٦) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَحَسَّسْتُهُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ" فَقَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ.

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات (بستر پر) موجود نہیں پایا، تو میں نے گمان کیا کہ آپ اپنی کسی دوسری بیوی کے پاس چلے گئے ہیں، پھر میں نے آپ کو تلاش کیا تو اچانک کیا دیکھتی ہوں کہ آپ رکوع یا سجدہ کی حالت میں کہہ رہے ہیں: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ" "اے اللہ! تو پاک ہے، میں تیری تعریف کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتا ہوں، نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر تو ہی"، تو وہ کہنے لگیں: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! میں کس خیال میں تھی اور آپ کس حال میں ہیں۔" ❷

(٧) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں نماز کی مختلف دعاؤں کا

❶ صحیح سنن نسائی، کتاب التطبیق، باب الدعاء فی السجود، رقم: ١١٣٦

❷ صحیح سنن نسائی للالبانی، کتاب التطبیق، باب الدعاء فی السجود، رقم: ١١٣١

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذکر ہے جن میں سجدہ کی بھی ایک دعا مذکور ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو کہتے:

اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَتَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، وَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرا فرماں بردار و تابعدار ہوا، میرے چہرے نے سجدہ کیا اس ذات کا جس نے اسے پیدا کیا اور پھر اس کی صورت بنائی تو اچھی صورت بنائی، اس کے کان بنائے اور آنکھ بنائی، اللہ کی ذات بڑی بابرکت ہے وہ بہترین تخلیق فرمانے والا ہے۔'' ❶

(۸) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَلَمَسْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ»

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رات (اپنے پاس بستر پر) نہیں پایا میں نے آپ کو نماز پڑھنے کی جگہ میں ٹٹولا تو کیا دیکھا کہ آپ ﷺ سجدہ میں ہیں اور آپ کے دونوں پاؤں کھڑے ہیں اور آپ یہ دعا پڑھ رہے ہیں: أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ'' اے اللہ!

❶ صحیح۔سنن ابی داؤد للالبانی، تفریع استفتاح الصلاۃ، باب ما یستفتح بہ الصلاۃ من الدعاء، رقم: ٧٦٠

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں تیرے غصے سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری بخشش کی پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف شمار نہیں کرسکتا، تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔'' ❶

(۹) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَبَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَرَأَيْتُهُ قَامَ لِحَاجَتِهِ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ، ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ، ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: "اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَاجْعَلْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا. ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَأَيْقَظَهُ لِلصَّلَاةِ"

''میں نے اپنی خالہ ام المؤمنین سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری، اور رسول اللہ ﷺ بھی اس رات ان ہی کے پاس موجود تھے، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی حاجت کے لیے اٹھے، مشکیزے کے پاس آئے، اور اس کا بندھن کھولا، پھر ہلکا سا وضو کیا۔ پھر آپ اپنے بستر پہ آئے، اور سو گئے، پھر دوسری بار اٹھے، مشکیزے کے پاس آئے، اور اس کا بندھن کھولا، پھر وضو کیا اور آپ ﷺ اٹھ کر نماز پڑھنے لگے، آپ اپنے سجدے میں یہ دعا پڑھ

❶ صحیح۔سنن ابی داؤد، تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود، رقم: ٧٦٠

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے۔"

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَاجْعَلْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا۔

"اے اللہ! میرے دل کو منور کر دے، میرے کانوں کو نور سے بھر دے، میری آنکھوں کو روشن کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، اور میرے لیے نور کو بڑھا کر دے۔"

پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے، پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے جگایا۔ ❶

(۱۰) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ

"اے اللہ! بخش دے میرے ان گناہوں کو جنہیں میں نے چھپا کر کیا ہے اور جنہیں میں نے اعلانیہ کیا ہے۔" ❷

سجدہ میں کثرت سے دعا مانگنے کی تلقین:

سجدہ کی کیفیت میں بندہ اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ صحیح۔سنن نسائی للالبانی، کتاب الافتتاح، باب الدعاء فی السجود، رقم: ۱۱۲۱

❷ صحیح۔سنن نسائی للالبانی، کتاب التطبیق، باب الدعاء فی السجود، رقم: ۱۱۲۴

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے حالتِ سجدہ میں کثرت سے دعا مانگنے کی تلقین کی ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ".

"بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، تو (سجدے میں) تم بکثرت دعا کیا کرو۔" ❶

اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرَى لَهُ، وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا، أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيهِ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ»

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرض الموت میں اپنے حجرہ کا) پردہ ہٹایا، (دیکھا کہ) لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھے ہوئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگو! نبوت کی بشارتوں (خوشخبری دینے والی چیزوں) میں سے اب کوئی چیز باقی نہیں رہی سوائے سچے خواب کے جسے مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے سلسلہ میں کوئی دوسرا دیکھتا ہے، مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کر دیا گیا ہے، رہا رکوع تو اس میں تم اپنے رب کی بڑائی بیان کیا کرو، اور رہا سجدہ تو اس میں تم دعا میں خوب کوشش کرو کیونکہ یہ تمہاری دعا کی مقبولیت کے لیے زیادہ موزوں ہے۔" ❷

---

❶ صحیح۔سنن ابی داؤد للالبانی، تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود، رقم: ۸۷۵

❷ صحیح۔سنن ابی داؤد للالبانی، تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود، رقم: ۸۷۶

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک سجدہ کا مقام:

جہاں سجدہ میں مانگی ہوئی دعا شرف قبولیت پاتی ہے وہاں سجدہ کرنے والے کا مقام و مرتبہ بھی اللہ کے ہاں بڑھ جاتا ہے سیدنا معدان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا اور انہیں کہا:

دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي أَوْ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً" قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ لِي: عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً".

”مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے فائدہ پہنچائے یا مجھے جنت میں داخل کر دے، وہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: تم سجدوں کو لازم پکڑو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جب بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے بدلے، اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے، اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے“۔ معدان کہتے ہیں: پھر میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے ان سے وہی سوال کیا جو ثوبان رضی اللہ عنہ سے کر چکا تھا، تو انہوں نے بھی مجھے یہی کہا: تم سجدوں کو لازم پکڑو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے ”جب بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے، اور ایک گناہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مٹا دیتا ہے۔“ ❶

سجدہ کے دیگر احکام:

سجدہ کی حالت میں قرآن پاک پڑھنے سے روکا گیا ہے اس ضمن میں تین احادیث درج کی جاری ہیں:

(۱) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ. فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ، وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا. فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيهِ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ".

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرض الموت میں اپنے حجرہ کا) پردہ اٹھایا، (دیکھا کہ) لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھے ہوئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگو! نبوت کی بشارتوں (خوشخبری دینے والی چیزوں) میں سے اب کوئی چیز باقی نہیں رہی سوائے سچے خواب کے جسے مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے سلسلہ میں کوئی دوسرا دیکھتا ہے، مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کر دیا گیا ہے، رہا رکوع تو اس میں تم اپنے رب کی بڑائی بیان کیا کرو، اور رہا سجدہ تو اس میں تم دعا میں کوشاں رہو کیونکہ یہ تمہاری دعا کی قبولیت کے لیے زیادہ موزوں ہے۔“ ❷

---

❶ صحیح۔ سنن نسائی للالبانی، کتاب التطبیق، باب ثواب من سجد للہ عزوجل سجدۃ، رقم: ۱۱۳۹

❷ صحیح۔ سنن نسائی للالبانی، تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود، رقم: ۸۷۶

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(۲) سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا".

"مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔"❶

(۳) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا:

"نَهَانِي حِبِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمَةِ وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا".

"مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع کیا ہے، میں نہیں کہتا کہ لوگوں کو بھی منع کیا ہے، مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے، قسی کے بنے ہوئے ریشمی کپڑے پہننے سے، اور کُسم میں رنگے ہوئے گہرے سرخ کپڑے پہننے سے منع کیا ہے، اور میں رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن نہیں پڑھتا۔"❷

سجدہ میں کنکریاں چھونا:

نماز پڑھنے سے پہلے سجدہ والی جگہ کو اچھی طرح صاف کر لینا چاہیے تاکہ سجدہ کے دوران خشوع متاثر نہ ہو اگر سجدہ کرتے ہوئے سجدہ والی جگہ پر کچھ کنکر پڑے دکھائی دیں تو انہیں دوران نماز بار بار ہاتھوں سے ہٹانا یا آگے پیچھے کرنا درست نہیں ہے اگر لامحالہ انہیں ہٹانے کی ضرورت بن ہی جائے تو انہیں ایک بار ہٹانے کی رخصت ہے سیدنا معیقیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ

❶ صحیح سنن نسائی للالبانی، کتاب التطبیق، باب النهی عن القراءة فی السجود، رقم: ۱۱۱۹

❷ صحیح سنن نسائی للالبانی، کتاب التطبیق، باب النهی عن القراءة فی السجود، رقم: ۱۱۱۸

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حَيْثُ يَسْجُدُ، قَالَ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً".

"رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے جو ہر مرتبہ سجدہ کرتے ہوئے کنکریاں برابر کرتا تھا فرمایا اگر ایسا کرنا ہی ہے تو صرف ایک بار کر۔" ❶

سجدہ میں بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھنا:

سجدہ میں دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہونے چاہئیں سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آپ ﷺ والی نماز پڑھ کے دکھائی تو اُن کے سجدہ کی کیفیت یہ تھی:

وَسَجَدَ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ جَافَى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَجَلَسَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ، فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ أَيْضًا، ثُمَّ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِثْلَ هَذِهِ الرَّكْعَةِ فَصَلَّى صَلَاتَهُ". ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي.

"سجدہ کیا اور اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھیں اور اپنی دونوں کہنیوں کے درمیان فاصلہ رکھا یہاں تک کہ ہر عضو اپنے مقام پر آ کر ٹھہر گیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور بیٹھے یہاں تک کہ ہر عضو اپنے مقام پر آ کر ٹھہر گیا، پھر دوبارہ ایسا ہی کیا، پھر چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں (اس طرح) انہوں نے اپنی نماز مکمل کی پھر کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔" ❷

اور سنن نسائی کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ سجدہ کے دوران اپنے بازو اتنے کشادہ رکھتے کہ اگر بکری کا بچہ نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔ ام المومنین سیدہ

---

❶ صحیح بخاری، ابواب العمل فی الصلاۃ، باب مسح الحصا فی الصلاۃ، قم: ۱۲۰۷

❷ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع، رقم: ۸۶۳

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ".

''نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ اگر کوئی بکری کا بچہ آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔'' ❶

کپڑے پر سجدہ کرنا:

سہولت کے پیش نظر کپڑے پر سجدہ کیا جاسکتا ہے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ، فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ".

''ہم سخت گرمیوں میں جب نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور چہرے کو زمین پر پوری طرح رکھنا مشکل ہو جاتا تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کیا کرتے تھے۔'' ❷

دورانِ سجدہ بالوں اور کپڑوں کو سمیٹنا:

سجدہ کے دوران بالوں اور کپڑوں کو سمیٹنا درست نہیں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى

❶ صحیح سنن نسائی للالبانی، کتاب التطبیق، باب التجافی فی السجود، رقم: ۱۱۰۹

❷ صحیح بخاری، ابواب العمل فی الصلاۃ، باب، بسط الثوب فی الصلاۃ للسجود، رقم: ۱۲۰۸

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سَبْعَةٍ وَلَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا".

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں، اور بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔" ❶

سجدہ میں اعتدال اختیار کرنا:

سجدہ میں اعتدال اختیار کیا جائے اعتدال کا مطلب ہے کہ دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھے اور کہنیوں کو زمین سے اور پیٹ کو رانوں سے الگ رکھے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَاعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

"سجدے میں اعتدال اختیار کرو اور تم میں سے کوئی اپنے دونوں ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔" ❷

اور دورانِ سجدہ اپنی پشت کو بھی سیدھا رکھا جائے آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ".

"وہ نماز کفایت نہیں کرتی جس میں آدمی رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ رکھے۔" ❸

سجدوں میں اشک ریزی:

سجدہ کی حالت میں اللہ کے حضور، رونا، اشک برسانا اور عجز و نیاز کا اظہار کرنا سجدہ کی لذت کو بڑھا دیتا ہے سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

---

❶ صحیح۔سنن نسائی للالبانی، کتاب التطبیق، باب النہی عن کف الشعر فی السجود، رقم:۱۱۱۳

❷ صحیح۔سنن نسائی للالبانی، کتاب التطبیق، باب الاعتدال فی السجود، رقم:۱۱۱۰

❸ صحیح۔سنن نسائی للالبانی، کتاب التطبیق، باب اقامۃ الصلب فی السجود، رقم:۱۱۱۱

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِي: يَبْكِي"

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے، اور آپ کے پیٹ سے ایسی آواز آرہی تھی جیسے ہنڈیا ابل رہی ہو یعنی آپ رو رہے تھے۔'' [1]

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا ہے بے آہِ سحر گاہی

❀❀❀

[1] صحیح۔سنن نسائی للالبانی، کتاب السہو، باب البکاء فی الصلاۃ، رقم:۱۲۱۴

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سجدۂ سہو

سہو کہتے ہیں بھول جانے کو اگر نماز میں بھول ہو جائے اور اس بھول کے پیش نظر نماز میں کوئی کمی بیشی ہو جائے تو اس کی تلافی کے لیے نماز کے آخر میں دو سجدے کیے جاتے ہیں ان سجدوں کو "سجود السہو" کہا جاتا ہے۔

سجدۂ سہو کی صورتیں:

سجدۂ سہو، تین صورتوں میں لازم آتا ہے

(۱) نماز میں کمی ہو جانے پر۔

(۲) نماز میں اضافہ ہو جانے پر۔

(۳) نماز میں شک پڑ جانے کی صورت میں۔

کمی ہو جانے پر سجدۂ سہو:

سیدنا عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ ".

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی (چار رکعت والی) نماز میں دو رکعت پڑھانے کے بعد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تشہد کے بغیر) کھڑے ہو گئے، پہلا قعدہ نہیں کیا۔ اس لیے لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب آپ ﷺ نماز پوری کر چکے تو ہم سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے۔ لیکن آپ ﷺ نے سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے "اللہ اکبر" کہا اور سلام سے پہلے دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔"❶

آپ ﷺ درمیانی تشہد بھول گئے تھے جس سے نماز میں کمی واقع ہوگئی پس آپ ﷺ نے اس پر سہو کے دو سجدے کیے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَكْثَرُ ظَنِّي الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا، وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ، وَرَجُلٌ يَدْعُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ: أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ. قَالَ: بَلَى قَدْ نَسِيتَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ".

"نبی کریم ﷺ نے دن ڈھلے کی دو نمازوں (ظہر یا عصر) میں سے کوئی نماز پڑھائی۔ میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ عصر ہی کی نماز تھی۔ اس میں آپ ﷺ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ ﷺ ایک درخت کے تنے سے جو

❶ صحیح بخاری، ابواب ما جاء فی السہو باب من یکبر فی سجدتی السہو رقم: ۱۲۲۴

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسجد کی اگلی صف میں تھا، ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ اپنا ہاتھ اس پر رکھے ہوئے تھے۔ حاضرین میں سیدنا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے لیکن انہیں بھی کچھ کہنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ وہ لوگ جو نماز پڑھتے ہی مسجد سے نکل جانے کے عادی تھے۔ وہ باہر جا چکے تھے۔ لوگوں نے کہا: کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ ایک شخص جنہیں نبی کریم ﷺ ذوالیدین کہتے تھے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ بھول گئے یا نماز میں کمی ہوگئی؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ ذوالیدین بولے کہ نہیں آپ بھول گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے دو رکعت اور پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا۔ جب سجدہ سے سر اٹھایا تو پھر تکبیر کہی اور پھر تکبیر کہہ کر سجدہ میں گئے۔ یہ سجدہ بھی معمول کی طرح یا اس سے طویل تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔" [1]

نماز میں دو رکعت رہ جانے کی وجہ سے نماز میں کمی واقع ہوگئی، آپ ﷺ نے دو رکعت پڑھانے کے بعد سہو کے دو سجدے کئے اور یہاں آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے سجدے کئے ہیں۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، يُقَالُ لَهُ: الْخِرْبَاقُ، وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُولٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ، وَخَرَجَ غَضْبَانَ، يَجُرُّ رِدَاءَهُ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَصَدَقَ هٰذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، "فَصَلَّى رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ

[1] صحیح بخاری، ابواب ما جاء فی السہو باب من یکبر فی سجدتی السہو رقم: ۱۲۲۹

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر چلے گئے تب آپ ﷺ کے پاس ایک شخص گیا جس کو خرباق کہتے تھے اور اس کے ہاتھ ذرا لمبے تھے اس نے آپ ﷺ سے آپ کی نماز کا ذکر کیا۔ (یعنی تین رکعتیں پڑھنے کا حال بیان کیا) آپ ﷺ چادر کھینچتے ہوئے غصہ میں نکلے (کیونکہ آپ ﷺ کو نماز کا بہت خیال تھا اور اسی وجہ سے جلدی کی اور چادر اوڑھنے کے موافق بھی نہ ٹھہرے) یہاں تک کہ لوگوں کے پاس پہنچ گئے اور پوچھا: ”کیا یہ سچ کہتا ہے؟“ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔“ ❶

سیدنا معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ، وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ " فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: نَسِيتَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً، " فَرَجَعَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَمَرَ بِلَالًا، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ رَكْعَةً " فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوا لِي: أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ؟ قُلْتُ: لَا، إِلَّا أَنْ أَرَاهُ، فَمَرَّ بِي، فَقُلْتُ: هٰذَا هُوَ، فَقَالُوا: هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ.

”رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی تو سلام پھیر دیا حالانکہ ایک رکعت نماز باقی تھی، ایک شخص نے آپ ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا: آپ نماز میں ایک رکعت بھول گئے ہیں، تو آپ ﷺ لوٹے، مسجد کے اندر آئے اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے نماز کی اقامت کہی، پھر آپ ﷺ نے لوگوں

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب السهو في الصلاۃ والسجود، رقم: ۵۷۳

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کو ایک رکعت پڑھائی، میں نے لوگوں کو اس کی خبر دی تو لوگوں نے مجھ سے پوچھا: کیا تم اس شخص کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، البتہ اگر میں دیکھوں (تو پہچان لوں گا)، پھر وہی شخص میرے سامنے سے گزرا تو میں نے کہا: یہی وہ شخص تھا، لوگوں نے کہا: یہ طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔'' ❶

مذکورہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے نماز میں کمی کی صورت میں سہو کا سجدہ کیا ہے پس نماز میں بھول کے پیش نظر کمی واقع ہو جائے تو آخر میں سہو کے ازالہ کے لیے دو سجدے کریں گے لیکن واضح رہے یہ اس صورت میں ہے جب بھول کے نماز میں کمی واقع ہو جائے اور اگر کوئی عمداً، جان بوجھ کے نماز میں کمی کرتا ہے تو اس کی تلافی سہو کے سجدوں سے نہیں ہوگی بلکہ اسے نماز لوٹانا ہوگی اس لئے کہ جان بوجھ کے نماز میں کمی کرنے پر نماز باطل ہو جاتی ہے۔

اضافہ ہو جانے پر سجدۂ سہو:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: " وَمَا ذَاكَ؟ " قَالَ: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ. ❷

''رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا، کیا نماز بڑھا دی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ہوا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں، (یہ سن کر) آپ ﷺ نے دو

❶ صحیح۔سنن ابی داؤد للالبانی، تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب اذا صلی خمسا، رقم: ۱۰۲۳

❷ صحیح۔سنن ابی داؤد للالبانی، تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب اذا صلی خمسا، رقم: ۱۰۱۹

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سجدے کئے جبکہ آپ سلام پھیر چکے تھے۔“

سیدنا ابراہیم بن سوید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّى عَلْقَمَةُ خَمْسًا, فَقِيلَ لَهُ, فَقَالَ: مَا فَعَلْتُ, قُلْتُ بِرَأْسِي: بَلَى, قَالَ: وَأَنْتَ يَا أَعْوَرُ, فَقُلْتُ: نَعَمْ, فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ, ثُمَّ حَدَّثَنَا, عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, أَنَّهُ صَلَّى خَمْسًا فَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ, فَقَالُوا لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ, قَالَ: "لَا فَأَخْبَرُوهُ" فَثَنَى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ, ثُمَّ قَالَ: "إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ".

”حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ (رکعت) نماز پڑھی، تو انہیں (اس بارے میں) بتایا گیا، انہوں نے کہا: میں نے (ایسا) نہیں کیا، میں نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا: کیوں نہیں؟ آپ نے ضرور کیا ہے، انہوں نے کہا: اور تم اس کی گواہی دیتے ہو، اے اعور! میں نے کہا: جی ہاں تو انہوں نے دو سجدے کیے، پھر انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ (رکعتیں) پڑھیں، تو لوگ ایک دوسرے سے سرگوشیاں کرنے لگے، پھر ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں“، لوگوں نے آپ کو بتایا (کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں)، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں موڑا، اور دو سجدے کیے، پھر فرمایا: ”میں انسان ہی ہوں، میں (بھی) بھول سکتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو۔“ ❶

❶ صحیح سنن نسائی للالبانی، کتاب السہو باب ما یفعل من صلی خمسا، رقم: ۱۲۵۶

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ روایات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار کی بجائے پانچ رکعت ادا کر لینے پر سہو کے سجدے کئے ہیں پس اگر نماز میں بھول سے اضافہ ہو جائے تو نماز کے آخر میں سہو کے سجدے کئے جائیں گے۔

شک پڑ جانے پر سجدۂ سہو:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ، فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ. فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ".

"جب نماز کے لیے اذان ہوتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان نہ سنے، جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو پھر آ جاتا ہے۔ جب اقامت ہوتی ہے تو پھر بھاگ پڑتا ہے۔ لیکن اقامت ختم ہوتے ہی پھر آ جاتا ہے اور نمازی کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں بات یاد کرو، اس طرح اسے وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو اس کے ذہن میں نہیں تھیں۔ لیکن دوسری طرف نمازی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں اس نے پڑھی ہیں۔ اس لیے اگر کسی کو یہ یاد نہ رہے کہ تین رکعت پڑھیں یا چار تو بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کر لے۔" [1]

[1] صحیح بخاری، ابواب ما جاء فی السہو باب اذا لم یدر کم صلی ثلاثا أو اربعا، رقم: ۱۲۳۱

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ".

''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے، اور اسے یاد نہ رہے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں؟ تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔'' [1]

شک سے یقین کی طرف:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْغِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ، فَإِذَا اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً، وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ لِتَمَامِ صَلَاتِهِ، وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ رَغْمَ أَنْفِ الشَّيْطَانِ"

''جب تم میں کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو شک کو ختم کر کے یقین پر بنا کرے، اور جب نماز کے مکمل ہو جانے کا یقین ہو جائے تو دو سجدے کرے، اگر اس کی نماز پوری تھی تو جو رکعت زائد پڑھی وہ نفل ہو جائے گی، اور اگر ناقص تھی تو یہ رکعت نماز کو پورا کر دے گی، اور یہ دونوں سجدے شیطان کی تذلیل و تحقیر کے لیے ہوں گے۔'' [2]

یعنی شک کو ختم کرنے کے لیے اپنی نماز کی بنیاد یقین پر رکھے اور یقین تک پہنچنے کے لیے کم رکعت کا اعتبار کیا جائے سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں

[1] صحیح۔سنن ابن ماجہ للالبانی، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا باب السہو فی الصلاۃ، رقم: ۱۲۰۴

[2] حسن صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب ماجاء فیمن شک فی صلاتہ فرجع الی الیقین، رقم: ۱۲۱۰

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

" إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الثِّنْتَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً، وَإِذَا شَكَّ فِي الثِّنْتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهَا ثِنْتَيْنِ، وَإِذَا شَكَّ فِي الثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا. ثُمَّ لِيُتِمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ حَتَّى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ. ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ

”جب کوئی شخص شک کرے کہ دو رکعت پڑھی ہیں یا ایک، تو ایک کو اختیار کرے، (کیونکہ وہ یقینی ہے) اور جب دو اور تین رکعت میں شک کرے تو دو کو اختیار کرے، اور جب تین یا چار میں شک کرے تو تین کو اختیار کرے، پھر باقی نماز پوری کرے، تاکہ وہم، زیادتی میں ہو کمی میں نہ ہو، پھر سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔“ ❶

مسائل

(۱) اگر کوئی آدمی دو رکعت پڑھ کے تشہد بیٹھے بغیر اُٹھ کھڑا ہو لیکن ابھی پوری طرح کھڑا نہیں ہو پایا تھا کہ اسے یاد آ گیا ایسی صورت میں اسے چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے اور اس پر سہو کے سجدے نہیں ہوں گے اس لئے کہ بھول کو فوری درست کر لیا گیا ہے لیکن اگر وہ کھڑا ہو گیا ہے تو اب نہ بیٹھے اور نماز کے آخر میں سہو کے سجدے کر لے، سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

" إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ، فَإِذَا اسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ".

”جب کوئی شخص دو رکعت کے بعد کھڑا ہو جائے لیکن ابھی پورے طور پہ کھڑا نہ

❶ صحیح۔سنن ابن ماجہ للالبانی، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب ماجاء فیمن شک فی صلاتہ، رقم: ۱۲۰۹

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہو تو بیٹھ جائے، اور اگر پورے طور پہ کھڑا ہو گیا ہو تو نہ بیٹھے، اور آخر میں سہو کے دو سجدے کرے۔'' ❶

(۲) اگر نماز میں بھول کر ایک یا دو رکعت کم ہو گئیں اور سلام پھیرنے کے بعد اس بھول کی تحقیق میں نمازیوں نے آپس میں باتیں کر لیں تو کیا باتیں کر لینے سے پہلی رکعات باطل ہو جائیں گی یا سابقہ رکعات کو برقرار رکھتے ہوئے صرف رہ جانے والی رکعات ادا کریں گے؟ ایسی صورت میں سابقہ نماز باطل نہیں ہوگی حقیقت حال واضح ہونے کے بعد جتنی نماز رہتی ہے اس کو ادا کر کے سہو کے سجدے کئے جائیں گے اس کی دلیل سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ہے:

" صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، قَالَ: فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ، قَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ، فَقَالَ: أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالُوا: نَعَمْ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ.

❶ صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب ما جاء فیمن قام من اثنتین ناسیا، رقم: ۱۲۰۸

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دوپہر کے بعد کی دو نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد ایک لکڑی کے ساتھ جو مسجد میں موجود تھی آپ ﷺ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آپ بہت خفا ہوں اور آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا اور ان کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور آپ نے اپنے دائیں رخسار مبارک کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے سہارا دیا۔ جو لوگ نماز پڑھ کر جلدی نکل جایا کرتے تھے وہ مسجد کے دروازوں سے باہر نکل گئے۔ پھر لوگ کہنے لگے: کیا نماز کم کر دی گئی ہے۔ حاضرین میں سیدنا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ لیکن انہیں بھی آپ سے بولنے کی ہمت نہ ہوئی۔ حاضرین میں ایک شخص تھے جن کے ہاتھ لمبے تھے اور انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا: کیا ذوالیدین صحیح کہہ رہے ہیں۔ حاضرین بولے کہ جی ہاں! یہ سن کر آپ ﷺ آگے بڑھے اور باقی رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سہو کا سجدہ کیا۔ معمول کے مطابق یا اس سے بھی لمبا سجدہ۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر تکبیر کہی اور دوسرا سجدہ کیا۔ معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔“ [1]

آپ ﷺ نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھ گئے پھر نماز میں ہونے والی کمی

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب تشبیک الاصابع فی المسجد وغیرہ، رقم: ۴۸۲

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پر صحابہ سے گفتگو کی جب حقیقت واضح ہوگئی تو آپ ﷺ نے نئے سرے سے نماز نہیں پڑھی بلکہ سابقہ نماز پر ہی بنیاد رکھی ہے۔

سجدہ سہو سلام سے پہلے یا بعد:

بعض اہل علم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ نماز میں زیادتی کی صورت میں سجدہ سہو سلام کے بعد اور کمی کی صورت میں یہ سجدے سلام سے پہلے کئے جائیں لیکن بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر سہو اس صورت کے مطابق ہو جیسے نبی اکرم ﷺ سے ہوا تو وہاں آپ ﷺ کے عمل کو دیکھا جائے اگر آپ ﷺ نے وہاں سلام سے پہلے سجدہ کیا ہے تو وہاں سلام سے پہلے سجدہ کیا جائے اور اگر آپ ﷺ نے وہاں سلام کے بعد سجدہ کیا ہے تو سلام کے بعد کیا جائے اور اگر ایسی صورت میں سہو ہو جو آپ ﷺ سے منقول نہیں ہے تو وہاں اختیار ہے خواہ سلام سے پہلے کرے یا بعد میں ذیل میں وہ احادیث درج کی جارہی ہیں جہاں آپ ﷺ سے سہو ہوا، ان احادیث کو دیکھ کر سلام سے پہلے یا بعد میں سجدہ کرنے کا تعین کیا جاسکتا ہے۔

سلام سے پہلے سجدہ والی احادیث:

(۱) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى، ثَلَاثًا، أَمْ أَرْبَعًا، فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ، وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ، قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا، شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ، وَإِنْ كَانَ صَلَّى إِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ، كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ"

"جب تم میں سے کوئی اپنی نماز میں شک کرے (کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں) اور معلوم نہ ہو سکے تین پڑھیں یا چار تو شک کو دور کرے اور جس کا یقین ہوا اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو قائم کرے پھر سلام سے پہلے دو سجدے کرے۔اب اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھیں تو یہ دو سجدے مل کر چھ رکعتیں ہو جائیں گی اور اگر پوری چار پڑھیں ہیں تو ان دونوں سجدوں سے شیطان کے منہ پر خاک پڑ جائے گی۔"[1]

(۲) سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

" إِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلَّى أَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلَى وَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلَّى أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلَى ثِنْتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلَى ثَلَاثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ "

"جب کوئی شخص نماز بھول جائے اور یہ نہ جان سکے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو؟ تو ایسی صورت میں اسے ایک مانے، اور اگر وہ یہ نہ جان سکے کہ اس نے دو پڑھی ہیں یا تین تو ایسی صورت میں دو پر بنا کرے، اور اگر وہ یہ نہ جان سکے کہ اس نے تین پڑھی ہیں یا چار تو تین پر بنا کرے، اور سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کر لے۔"[2]

معلوم ہو کہ اگر تعداد رکعات میں شک پڑ جائے تو سہو کے سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کیے جائیں۔

(۳) سیدنا عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

" صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب السہو فی الصلاۃ والسجود له، رقم: ۵۷۱

[2] صحیح سنن ترمذی للالبانی، ابواب الصلاۃ، باب فیمن یشک فی الزیادۃ والنقصان، رقم: ۳۹۸

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ. فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ".

''رسول اللہ ﷺ کسی (چار رکعت والی) نماز کی دو رکعت پڑھانے کے بعد کھڑے ہو گئے، پہلا قعدہ نہیں کیا۔ اس لیے لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب آپ ﷺ نماز پوری کر چکے تو ہم سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے۔ لیکن آپ ﷺ نے سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے ''اللہ اکبر'' کہا اور سلام سے پہلے دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔''

پتہ چلا کہ درمیانی تشہد بھول جانے پر سہو کے سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کئے جائیں۔

خلاصہ:

مذکورہ روایات سے پتہ چلا کہ دو صورتوں میں سہو کے سجدے سلام سے پہلے کئے گئے ہیں (۱) درمیانی تشہد بھول جانے کی وجہ سے (۲) تعداد رکعات میں ایسا شک پڑ جانے کی وجہ سے جس میں کسی ایک طرف رجحان نہیں ہے۔

سلام کے بعد سجدہ والی احادیث:

(۱) سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، يُقَالُ لَهُ: الْخِرْبَاقُ، وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُولٌ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ، وَخَرَجَ

❶ صحیح بخاری، ابواب ماجاء فی السہو، رقم: ۱۲۲۴

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غَضْبَانَ، يَجُرُّ رِدَاءَهُ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَصَدَقَ هَذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ." فَصَلَّى رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر چلے گئے تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص گیا جس کو خرباق کہتے تھے اور اس کے ہاتھ ذرا لمبے تھے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم چادر کھینچتے ہوئے غصہ میں نکلے یہاں تک کہ لوگوں کے پاس پہنچ گئے اور پوچھا: "کیا یہ سچ کہتا ہے؟" لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔" ❶

(۲) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے:

" صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَكْثَرُ ظَنِّي الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا، وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ، فَقَالُوا: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ، وَرَجُلٌ يَدْعُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ. قَالَ: بَلَى قَدْ نَسِيتَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ".

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب السہو فی الصلاۃ والسجود، رقم: ۵۷۴

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”نبی کریم ﷺ نے دن ڈھلے کی دو نمازوں (ظہر یا عصر) میں سے کوئی نماز پڑھائی۔ میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ عصر ہی کی نماز تھی۔ اس میں آپ ﷺ نے صرف دو ہی رکعت پر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ ﷺ ایک درخت کے تنے سے جو مسجد کی اگلی صف میں تھا، ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ اپنا ہاتھ اس پر رکھے ہوئے تھے۔ حاضرین میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے لیکن انہیں بھی کچھ کہنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ جو لوگ نماز پڑھتے ہی مسجد سے نکل جانے کے عادی تھے۔ وہ باہر جا چکے تھے۔ لوگوں نے کہا کیا نماز کی رکعتیں کم ہو گئیں۔ ایک شخص جنہیں نبی کریم ﷺ ذوالیدین کہتے تھے۔ وہ بولے یا رسول اللہ! آپ بھول گئے یا نماز میں کمی ہو گئی؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کی رکعتیں کم ہوئیں۔ ذوالیدین بولے کہ نہیں آپ بھول گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے دو رکعت اور پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا۔ جب سجدہ سے سر اٹھایا تو پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا۔ یہ سجدہ بھی معمول کی طرح یا اس سے طویل تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔“ ❶

مذکورہ روایات پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے جب آپ ﷺ نے بھول کر ایک یا دو رکعت پہلے سلام پھیر دیا ہے تو آپ ﷺ نے سہو کے سجدے سلام پھیرنے کے بعد کئے ہیں:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ،

---

❶ صحیح بخاری، ابواب ما جاء فی السہو باب من یکبر فی سجدتی السہو رقم: ۱۲۲۹

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَ كَذَا. فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، قَالَ: إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ، وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّى الصَّوَابَ، فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ".

"نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی۔ ابراہیم نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ نماز میں زیادتی ہوئی یا کمی۔ پھر جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ سے کہا گیا: یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا آپ نے اتنی اتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں پھیرے اور قبلہ کی طرف منہ کر لیا اور (سہو کے) دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں تمہیں پہلے ہی بتا دیتا لیکن میں تو تمہارے ہی جیسا آدمی ہوں، جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ اس لیے جب میں بھول جایا کروں تو تم مجھے یاد دلا دیا کرو اور اگر کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو اس وقت ٹھیک بات سوچ لے اور اسی کے مطابق نماز پوری کرے پھر سلام پھیر کر دو سجدے (سہو کے) کر لے۔" [1]

آپ ﷺ نے اس حدیث میں ایسے شک میں سلام کے بعد سجدہ کرنے کا حکم دیا جس میں بندہ کسی ایک جانب رجحان قائم کر سکتا ہے۔

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان، رقم: ۴۰۱

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ روایات سے سلام کے بعد سجدہ کرنے کی دو صورتوں کا پتہ چلتا ہے۔

(۱) اگر بھول کر ایک یا دو رکعت پہلے سلام پھیر دے۔

(۲) ایسا شک پڑ جائے جس میں کسی ایک جانب رجحان قائم کر سکتا ہو۔

❁❁❁

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سجدۂ تلاوت

قرآن پاک کی بعض آیات ایسی ہیں جن کی تلاوت پر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سجدہ کیا ہے چونکہ تلاوت قرآن پر یہ سجدہ کیا جاتا ہے اس لئے اسے سجدۂ تلاوت کہا جاتا ہے اس سجدہ کی بہت فضیلت ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ: يَا وَيْلَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: يَا وَيْلِي أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِي النَّارُ".

"جب آدمی سجدہ کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف چلا جاتا ہے اور کہتا ہے خرابی ہو اس کی یا میری، ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اور اس نے سجدہ کیا، اب اس کو جنت ملے گی اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا، میں نے انکار کیا میرے لئے جہنم ہے۔" (1)

معلوم ہوا کہ سجدہ جنت میں لے جانے کا باعث ہے اور تلاوت قرآن میں سجدہ والی آیت پر سجدہ کرنا شیطان کے لیے باعثِ اذیت ہے قرآن حکیم میں پہلی سورۃ جس میں سجدۂ تلاوت کی آیت نازل ہوئی وہ سورۂ نجم ہے چنانچہ ایک روایت میں ہے:

أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ قَالَ: "فَسَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ

(1) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ، رقم: 81

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ، فَسَجَدَ عَلَيْهِ، فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ".

''سب سے پہلی سورت جس میں سجدہ نازل ہوا وہ سورۃ النجم ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے (اس کی تلاوت کے بعد) سجدہ کیا اور جتنے لوگ آپ کے پیچھے تھے سب نے آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا، سوائے ایک شخص کے، میں نے دیکھا کہ اس نے اپنی ہتھیلی میں مٹی اٹھائی اور اسی پر سجدہ کر لیا۔ بعد میں (بدر کی لڑائی میں) میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں وہ قتل کیا ہوا پڑا تھا۔ وہ شخص امیہ بن خلف تھا۔'' (1)

سجدۂ تلاوت کی تعداد:

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن پاک میں پندرہ سے زیادہ سجدے نہیں ہیں جن میں سے دس کی مشروعیت پر اتفاق ہے اور پانچ سجدوں پر اختلاف ہے جن دس سجدوں پر اتفاق ہے وہ درج ذیل ہیں:

(۱) سورۃ الاعراف کا سجدہ:

إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ

''یقیناً جو تیرے رب کے نزدیک ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں۔'' (2)

(1) صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب فسجدوا للہ واعبدوہ، رقم: ۴۸۶۳

(2) الاعراف: ۲۰۶

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۲) سورۃ الرعد کا سجدہ:

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ

''اللہ ہی کے لئے زمین اور آسمانوں کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سے سجدہ کرتی ہے اور ان کے سائے بھی صبح وشام۔''❶

(۳) سورۃ النحل کا سجدہ:

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ

''یقیناً آسمان وزمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔ اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے، کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔'' (النحل:۵۰)

(۴) سورۃ الاسراء کا سجدہ:

قُلْ آمِنُوا بِهِ أَوْ لَا تُؤْمِنُوا إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا

''کہہ دیجئے! تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ، جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس جب بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہے، ہمارے رب کا وعدہ بلا شک و

❶ الرعد:۱۵

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شبہ پورا ہو کر رہنے والا ہے۔ وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور یہ (قرآن) ان کی عاجزی اور خشوع اور خضوع بڑھا دیتا ہے۔“ ❶

(۵) سورۂ مریم کا سجدہ:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا

”یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا نبیوں میں سے اور آدم علیہ السلام کی اولاد سے اور ان سے جن کو ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا، اور اولاد ابراہیم و یعقوب سے اور ہماری طرف سے ہدایت یافتہ اور ہمارے پسندیدہ لوگوں میں سے۔ ان کے سامنے جب اللہ رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدہ کرتے روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے۔“ ❷

(٦) سورۂ حج کا پہلا سجدہ:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ

”کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، جانور اور بہت

---

❶ الاسراء:۱۰۷ تا ۱۰۹

❷ مریم:۵۸

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سے انسان بھی ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب ثابت ہو چکا ہے جسے اللہ ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔"❶

(۷) سورۃ الفرقان کا سجدہ:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا

"ان سے جب بھی کہا جاتا ہے کہ رحمان کو سجدہ کرو تو جواب دیتے ہیں رحمان کیا ہے؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا تو ہمیں حکم دے رہا ہے اور اس (تبلیغ) نے ان کی نفرت میں مزید اضافہ کر دیا۔"❷

(۸) سورۃ النمل کا سجدہ:

اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

"اسکے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ عظمت والے عرش کا مالک ہے۔"❸

(۹) سورۂ سجدہ میں سجدہ:

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

"ہماری آیات پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔"❹

---

❶ الحج:۱۸

❷ الفرقان:۶۰

❸ النمل:۲۶

❹ سجدہ:۱۵

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) سورۂ حم سجدہ میں سجدہ:

فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ

"پھر بھی اگر یہ کبر و غرور کریں تو وہ (فرشتے) جو آپ کے رب کے نزدیک ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح بیان کر رہے ہیں اور (کسی وقت بھی) نہیں اکتاتے۔" ❶

مذکورہ دس سجدوں کی مشروعیت پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے اور درج ذیل پانچ سجدوں میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے:

(۱) سورۃ الحج کا دوسرا سجدہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

"اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔" ❷

(۲) سورۂ نجم کا سجدہ:

فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا

"پس تم اللہ کے سامنے سجدے کرو اور (اسی کی) عبادت کرو۔" ❸

(۳) سورۂ انشقاق کا سجدہ:

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ

---

❶ حم السجدة: ۳۸

❷ الحج: ۷۷

❸ النجم: ۶۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”اور جب ان کے پاس قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔“ ❶

(۴) سورۂ علق کا سجدہ:

كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ

”خبردار! اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا اور سجدہ کر اور قربت اختیار کر۔“ ❷

(۵) سورۂ ص کا سجدہ:

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ

”آپ نے فرمایا! اس کا اپنی دنبیوں کے ساتھ تیری ایک دنبی ملا لینے کا سوال بیشک تیرے اوپر ایک ظلم ہے اور اکثر حصہ دار اور شریک (ایسے ہی ہوتے ہیں کہ) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں، سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور (حضرت) داؤد علیہ السلام سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے، پھر وہ اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گر پڑے اور پوری طرح رجوع کیا۔“ ❸

سجدہ تلاوت کا حکم:

سجدہ تلاوت مستحب اور مسنون ہے درج ذیل احادیث اس کی دلیل ہیں:

❶ الانشقاق: ۲۱

❷ العلق: ۱۹

❸ ص: ۲۴

www.KitaboSunnat.com

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا ❶

انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے سورۃ النجم کی تلاوت کی اور آپ ﷺ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔"

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے سورۃ النحل کی تلاوت کی سیدنا ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ اس خطبہ میں موجود تھے انہوں نے یہ واقعہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

" قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُورَةِ النَّحْلِ حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا. حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا نَمُرُّ بِالسُّجُودِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ، وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ، وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

"سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر سورۃ النحل پڑھی جب سجدہ کی آیت (وللہ یسجد ما فی السمٰوٰت) پر پہنچے تو منبر سے اترے اور سجدہ کیا تو لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا۔ دوسرے جمعہ کو پھر یہی سورۃ پڑھی جب سجدہ کی آیت پر پہنچے تو کہنے لگے لوگو! ہم سجدہ کی آیت پڑھتے ہیں پھر جو کوئی سجدہ کرے اس نے اچھا کیا اور جو کوئی نہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ نہیں کیا۔" ❷

معلوم ہوا کہ سجدہ تلاوت واجب نہیں لیکن سجدہ کرنا افضل اور مستحب ہے اسی لئے سیدنا

---

❶ صحیح بخاری، کتاب سجود القرآن، باب من قرأ السجدۃ ولم یسجد، رقم: ۱۰۷۲

❷ صحیح بخاری، کتاب سجود القرآن، باب من رأی ان اللہ عزوجل لم یوجب السجود، رقم: ۱۰۷۷

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُودَ إِلَّا أَنْ نَشَاءَ" ❶

''اللہ تعالیٰ نے سجدہ تلاوت فرض نہیں کیا مگر ہم چاہیں (تو سجدہ کر لیں)''۔

پس سجدۂ تلاوت واجب نہیں اگر کوئی سجدۂ تلاوت چھوڑ دے تو گناہ گار نہیں ہوگا لیکن سجدۂ تلاوت کرنے والا ثواب کا مستحق اور قابل تعریف ہے۔

سجدہ تلاوت کے اسباب:

سجدۂ تلاوت کے دو اسباب ہیں:

(۱) تلاوت:

قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا سجدہ والی آیت پر پہنچے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ سجدہ کرے سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَأَ: إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَمْ أَرَكَ تَسْجُدُ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ لَمْ أَسْجُدْ".

''میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سورۃ إذا السماء انشقت پڑھتے دیکھا۔ آپ نے اس میں سجدہ کیا میں نے کہا کہ اے ابوہریرہ! کیا میں نے آپ کو سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی نہ کرتا۔'' ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آیت سجدہ کی تلاوت پر سجدہ کیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

❶ صحیح بخاری، کتاب سجود القرآن، باب من رأی ان اللہ عزوجل لم یوجب السجود، رقم: ۱۰۷۷۔

❷ صحیح بخاری، کتاب سجود القرآن، باب سجدۃ إذا السماء انشقت، رقم: ۱۰۷۴۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا پس تلاوت کرنے والا جب آیت سجدہ کی تلاوت کرے تو اسے چاہیے کہ وہ سجدہ کرے۔

(۲) سماع:

سجدۂ تلاوت کا دوسرا سبب سماع ہے یعنی بندہ کسی دوسرے کو آیت سجدہ کی تلاوت کرتے ہوئے سنے تو سجدہ کرے اس کی بھی دو صورتیں ہیں:

(ا) سننے والا دوران نماز امام کو آیتِ سجدہ کی تلاوت کرتے ہوئے سنتا ہے اگر وہ دیکھتا ہے کہ امام نے سجدہ تلاوت کیا ہے تو امام کی اقتداء میں سننے والے مقتدی پر بھی سجدہ لازم ہے اور اگر امام نے سجدہ تلاوت نہیں کیا تو اقتداء میں مقتدی پر لازم ہے کہ وہ بھی سجدہ نہ کرے۔

(ب) سماع کی دوسری صورت یہ ہے کہ سننے والا جب آیت سجدہ کی تلاوت سنتا ہے تو وہ حالت نماز میں نہیں بلکہ نماز سے باہر ہے۔ایسی صورت میں اس پر سجدۂ تلاوت لازم نہیں بلکہ اس کی مرضی پر موقوف ہے چاہے تو کرے چاہے تو چھوڑ دے۔

سجدہ تلاوت کی دعائیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ يَقُولُ فِي السَّجْدَةِ مِرَارًا: "سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ".

"رسول اللہ ﷺ رات کو قرآن کے سجدوں میں کئی بار کہتے تھے۔" سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ " "میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اپنی قوت وطاقت سے اسے پیدا کیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے کان بنائے اور آنکھ بنائی۔" ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے آج رات خود کو خواب میں دیکھا) کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں، میں نے سجدہ کیا تو میرے سجدے کے ساتھ اس درخت نے بھی سجدہ کیا، پھر میں نے اسے سنا، وہ کہہ رہا تھا:

اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ

"اے اللہ! اس کے بدلے تو میرے لیے اجر لکھ دے، اور اس کے بدلے میرا بوجھ مجھ سے ہٹا دے، اور اسے میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنا لے، اور اسے مجھ سے تو اسی طرح قبول فرما جیسے تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول کیا تھا۔"

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ کی تلاوت کی اور سجدہ کیا، تو میں نے آپ کو ویسے ہی کہتے سنا جیسے اس شخص نے اس درخت کے الفاظ بیان کئے تھے۔ ❷

مسائل:

(۱) اگر کوئی بار بار سجدہ والی آیت کی تلاوت کرتا ہے جیسے حفظ القرآن میں ایک آیت کو بار بار دہرایا جاتا ہے تو وہاں صرف ایک بار سجدہ کر لینا کافی ہوگا جیسے مجلس میں داخل ہوتے وقت ایک بار السلام علیکم کہنا وہاں موجود بہت سارے افراد کو کفایت کر جاتا ہے۔

❶ صحیح۔سنن ابی داؤد للالبانی، کتاب سجود القرآن، باب مایقول اذا سجد، رقم: ۱۴۱۴

❷ حسن۔سنن الترمذی للالبانی، ابواب السفر، باب مایقول فی سجود القرآن، رقم: ۵۷۹

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲) سری نمازوں میں امام کے لیے بہتر ہے کہ وہ سجدہ والی آیت کی تلاوت کر کے سجدہ نہ کرے اس لیے کہ سری نماز میں امام کے سجدہ کرنے سے مقتدی یہ گمان کر سکتے ہیں کہ شاید امام رکوع بھول گیا ہے۔

(۳) نماز جنازہ میں سجدہ والی سورت کی تلاوت نہ کی جائے اگر بالفرض امام سجدہ والی آیت کی تلاوت کر لیتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ سجدہ نہ کرے۔

(۴) سجدہ تلاوت بغیر وضو کر لینا جائز ہے لیکن وضو کر لینا افضل عمل ہے جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکورہ ہے:۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْجُدُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ❶

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بغیر وضو سجدہ کر لیا کرتے تھے۔“

(۵) سجدہ تلاوت کے موقع پر قبلہ رخ ہو جانا چاہیے، لیکن اگر آدمی سواری پر ہو یا کسی اور امر کے پیش نظر قبلہ رخ ہونا ممکن نہ ہو تو غیر قبلہ بھی سجدہ کیا جا سکتا ہے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَإِذَا سَجَدْتَ وَأَنْتَ فِي حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَإِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ ❷

”اگر تو سفر کی حالت میں نہ ہو تو سجدہ کرتے ہوئے تجھے قبلہ رخ ہو جانا چاہیے اور اگر تو سواری پر سوار ہے تو قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں جدھر بھی رخ ہو (اسی طرف سجدہ کر لینا چاہیے)“

---

❶ صحیح بخاری، کتاب سجود القرآن، باب سجود المسلمین مع المشرکین، رقم: ۱۰۷۱

❷ صحیح بخاری، کتاب سجود القرآن، باب من رأى ان الله عزوجل لم یوجب السجود، تحت الباب، ۱۰، رقم: ۱۰۷۷

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سجدہ شکر

کسی اچھی خبر پر اللہ کے حضور اپنی پیشانی کو جھکا دینا سجدۂ شکر کہلاتا ہے اللہ کی نعمتوں پر اس کے حضور عجز و نیاز سے جھکنا شکر کا اظہار ہے شکر کا اظہار تین اعتبار سے ہوتا ہے:

(۱) اس کی نعمتوں کو بیان کرنا:

اِس کا حکم اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں دیا ہے:

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

''اور آپ اپنے رب کی نعمت کو بیان کریں۔'' [1]

آپ ﷺ ٹھنڈا پانی بھی پیتے تو باری تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے اور اس کی نعمتوں کو احسان مندی کے طور پر بیان کرتے تھے اس کی دلیل سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ خلاف معمول ایسے وقت گھر سے نکلے جب آپ نہیں نکلتے تھے اور نہ اس وقت آپ سے کوئی ملاقات کرتا تھا، پھر آپ کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہنچے تو آپ نے پوچھا: ابوبکر تم یہاں کیسے آئے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اس لیے نکلا تاکہ آپ سے ملاقات کروں اور آپ کے چہرہ انور کو دیکھوں اور آپ پر سلام پیش کروں، کچھ وقفے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے پوچھا: عمر! تم یہاں کیسے آئے؟ اس پر انہوں نے بھوک کی شکایت کی، آپ ﷺ

[1] والضحیٰ: ۱۱

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: ''مجھے بھی بھوک لگی ہے پھر سب مل کر ابوالہیثم بن تیہان انصاری کے گھر پہنچے، ان کے پاس بہت زیادہ کھجوروں کے درخت اور بکریاں تھیں مگر ان کا کوئی خادم نہیں تھا، ان لوگوں نے ابوالہیثم کو گھر پر نہیں پایا تو ان کی بیوی سے پوچھا: تمہارے شوہر کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں، گفتگو ہو رہی تھی کہ اسی دوران! ابوالہیثم ایک بھری ہوئی مشک لیے آ پہنچے، انہوں نے مشک کو رکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اور کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، پھر سب کو وہ اپنے باغ میں لے گئے اور ان کے لیے ایک بستر بچھایا پھر کھجور کے درخت کے پاس گئے اور وہاں سے کھجوروں کا گچھا لے کر آئے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا: ''ہمارے لیے اس میں سے تازہ کھجوروں کو چن کر کیوں نہیں لائے؟ عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے چاہا کہ آپ پکی کھجوروں کو کچی کھجوروں میں سے خود پسند کر لیں، بہر حال سب نے کھجوریں کھائیں اور ان کے اس لائے ہوئے پانی کو پیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هٰذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ»

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً یہ ان نعمتوں میں سے ہے جن کے بارے میں قیامت کے دن سوال کیا جائے گا اور وہ نعمتیں یہ ہیں: باغ کا ٹھنڈا سایہ، پکی ہوئی عمدہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی۔''

پھر ابوالہیثم اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ ان لوگوں کے لیے کھانا تیار کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: ''دودھ والے جانور کو ذبح نہ کرنا''، چنانچہ آپ کے حکم کے مطابق انہوں نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا اور اسے پکا کر ان حضرات کے سامنے پیش کیا، ان سب نے اسے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کھایا اور پھر آپ نے ابوالہیثم سے پوچھا؟ کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا، آپ نے فرمایا: ”جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو تم ہم سے ملنا“، پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس دو قیدی لائے گئے، ابوالہیثم بھی آئے تو آپ ﷺ نے ان سے کہا: ان دونوں میں سے کسی ایک کو پسند کرلو، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ خود ہمارے لیے پسند کر دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”بیشک جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ لہٰذا تم اس کو لے لو (ایک غلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کیونکہ ہم نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور اس غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا“، پھر ابوالہیثم اپنی بیوی کے پاس گئے اور رسول اللہ ﷺ کی باتوں سے اسے باخبر کیا، ان کی بیوی نے کہا کہ تم نبی اکرم ﷺ کی وصیت کو پورا نہ کرسکو گے مگر یہ کہ اس غلام کو آزاد کردو، اس لیے ابوالہیثم نے فوراً اسے آزاد کر دیا۔ ❶

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے امتنان واحسان کا ذکر ان الفاظ میں کیا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ

”اس ذات کی قسم کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سے قیامت کے دن، اس نعمت کا سوال ہوگا تم اپنے گھروں سے بھوکے نکلے، پھر نہیں لوٹے یہاں تک کہ تمہیں یہ نعمت ملی۔“ ❷

---

❶ سنن الترمذی للالبانی، ابواب الزہد، باب ماجاء فی معیشۃ اصحاب النبی ﷺ، رقم: ۲۳۶۹

❷ صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب جواز استتباعۃ غیرہ الی دار من یثق برضاہ بذلک، رقم: ۲۰۳۸

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(۲) شکریہ کے طور پر نیک اعمال کرنا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نبی اکرم ﷺ پر اپنی نعمتوں کو ان الفاظ میں بیان کیا:

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَاٰوٰى ۔ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى ❶

''آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا اور یقینا آپ کے لیے بعد میں آنے والی حالت پہلی سے بہتر ہوگی اور وہ عنقریب آپ کو اتنا عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر جگہ دی اور اس نے آپ کو راستے سے ناواقف پایا تو راستہ دکھا دیا اور اس نے آپ کو تنگ دست پایا تو غنی کر دیا۔

آپ ﷺ پر اپنے احسانات ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اظہار شکر کے لیے ان الفاظ میں ترغیب دی:

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ

''پس آپ یتیم پر سختی نہ کریں اور سائل کو مت جھڑکیں۔'' ❷

(۳) اظہار شکر میں عبادت:

سورۃ انشراح میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اپنے انعامات کا ذکر ان الفاظ میں کیا:

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ

---

❶ والضحیٰ:۳تا۸

❷ الضحیٰ:۱۰،۹

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ❶

''کیا ہم نے آپ کے لیے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا اور ہم نے آپ سے آپ کا بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی کمر کو بوجھل کر دیا تھا اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔''

ان انعامات کا ذکر کرنے کے بعد اظہار شکر میں عبادت کرنے کا حکم ان الفاظ میں دیا:

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ❷

''پس جب آپ فارغ ہوں تو محنت (عبادت) کریں اور اپنے رب کی طرف رغبت فرمائیں۔''

چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: " أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا "

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں اتنا طویل قیام کرتے کہ آپ کے قدم پھٹ جاتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اتنی زیادہ مشقت کیوں اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں۔'' ❸

---

❶ الانشراح: ۱ تا ۴

❷ الانشراح ۷-۸

❸ صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب لیغفر لک اللہ ما تقدم، رقم: ۴۸۳۷

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سجدۂ شکر:

سجدہ شکر بھی اظہار شکر میں عبادت کی ایک قسم ہے خوشی کے موقع پر پر بندہ اللہ کے حضور اپنی پیشانی جھکا کے اس کی عظمت پر سرخم کرتا ہے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرُ سُرُورٍ، أَوْبُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی خوشی کی بات آتی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوشخبری سنائی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے۔'' ❶

معلوم ہوا خوشی کے موقع پر سجدہ شکر کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ عمل ہے ایک اور روایت میں موجود ہے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا، میں سمجھا شاید اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو قبض کر لیا ہے چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو کے بیٹھ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سر مبارک اُٹھایا تو میں نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللهِ سَجَدْتَ سَجْدَةً خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبَضَ نَفْسَكَ فِيهَا، فَقَالَ: " إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَتَانِي فَبَشَّرَنِي فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ شُكْرًا" ❷

---

❶ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، کتاب الجہاد، باب فی سجود الشکر، رقم: ۲۷۷۴

❷ حسن۔ مسند احمد تعلیق شعیب الارنؤوط، مسند باقی العشرۃ المبشرین بالجنۃ، رقم: ۱۶۶۴

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

’’یا رسول اللہ ﷺ آپ نے (طویل) سجدہ کیا مجھے اندیشہ لاحق ہوا اللہ عزوجل نے آپ کی جان کو قبض کر لیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جبریل امین میرے پاس آئے انہوں نے مجھے خوشخبری دی کہ جو آپ پر درود پڑھے گا میں اُس پر رحمتیں نازل کروں گا اور جو آپ پر سلامتی بھیجے گا میں بھی اُس پر سلامتی نازل کروں گا پس میں نے اللہ عزوجل کے حضور شکریہ کے طور پر سجدہ کیا۔‘‘

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی توبہ کی قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا. فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ، أَبْشِرْ. قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا

’’پچاسویں رات کی صبح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ چکا اور اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا، اس طرح جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے، میرا دم گھٹا جا رہا تھا اور زمین اپنی تمام وسعتوں کے باوجود میرے لیے تنگ ہوتی جا رہی تھی کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی، جبل سلع پر چڑھ کر کوئی بلند آواز سے کہہ رہا تھا، اے کعب بن مالک! تمہیں بشارت ہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا۔‘‘ ❶

آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی عمل تھا کہ وہ خوشخبری سن کے لہو ولعب اور نافرمانی کے امور میں پڑنے کی بجائے اپنی پیشانی اللہ کے حضور شکریہ میں جھکا دیتے تھے

❶ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث کعب بن مالک، رقم: ۴۴۱۸

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کہ خوشیوں اور مسرتوں کے خزانے باری تعالیٰ کے پاس ہیں اور اس کا یہ اصول ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ

''اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔'' ❶

❀❀❀

❶ ابراہیم:۷

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تعظیمی سجدہ

پہلی امتوں میں تعظیم کے اظہار کے لیے کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز تھا قرآن حکیم میں ہے:

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ. ❶

”جب یہ سارا گھرانہ یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا تو یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ اللہ کو منظور ہوا کہ آپ سب امن وامان کے ساتھ مصر میں آؤ۔ اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو بٹھایا اور سب اسکے سامنے سجدے میں گر گئے تب کہا ابا جی! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا، اس نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا جب کہ مجھے جیل سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحرا سے لے آیا اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا میرا رب جو چاہے اس کے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور وہ بہت علم وحکمت والا ہے۔“

❶ یوسف:۹۹-۱۰۰

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

برادران یوسف کا یہ سجدہ تعظیمی سجدہ تھا جو سابقہ امتوں میں جائز تھا لیکن ہماری شریعت میں شرک کے ذرائع کے سد باب کیلئے تعظیمی سجدہ قیامت تک کیلئے حرام کر دیا گیا ہے چند روایات ملاحظہ فرمایئے:

سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ. فَقُلْتُ: رَسُولُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ. قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ: إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ. فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ. قَالَ: "أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟" قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: "فَلَا تَفْعَلُوا. لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ، لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ".

"میں حیرہ آیا، تو دیکھا کہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کر رہے ہیں میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں سجدہ کیا جائے، میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے کہا کہ میں حیرہ شہر گیا تو میں نے وہاں لوگوں کو اپنے سردار کے لیے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ لہٰذا اللہ کے رسول! آپ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا اگر تم میری قبر کے پاس سے گزرو گے، تو اسے بھی سجدہ کرو گے؟" وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم پھر یہ بھی نہ کرو، اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس وجہ سے کہ شوہروں کا حق اللہ تعالی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے ان پر مقرر کیا ہے۔" ❶

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے تو باقاعدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا اور آئندہ کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سجدہ کرنے کی اجازت مانگی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دیا چنانچہ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ مِنَ الشَّامِ، سَجَدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: مَا هَذَا يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: أَتَيْتُ الشَّامَ فَوَافَقْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِأَسَاقِفَتِهِمْ، وَبَطَارِقَتِهِمْ، فَوَدِدْتُ فِي نَفْسِي أَنْ نَفْعَلَ ذَلِكَ بِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَلَا تَفْعَلُوا، فَإِنِّي لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

"جب سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ شام سے واپس آئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "اے معاذ! یہ کیا ہے؟" انہوں نے کہا: میں شام گیا تو دیکھا کہ وہ لوگ اپنے پادریوں اور سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں، تو میری دلی تمنا ہوئی کہ ہم بھی آپ کے سامنے ایسا ہی کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں، ایسا نہ کرنا، اس لیے کہ اگر میں اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔" ❷

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک انصاری کے دو بیل تھے وہ جوان ہو گئے تو اس نے ان دونوں کو ایک باغ میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

❶ صحیح۔ سنن ابی داود للالبانی، کتاب النکاح، باب فی حق الزوج علی المرأۃ، رقم: ۲۱۴۰

❷ حسن صحیح۔ سنن ابن ماجۃ للالبانی، کتاب النکاح، باب حق الزوج علی المرأۃ، رقم: ۱۸۵۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پاس آیا، آپ ﷺ کے پاس اس وقت انصار کی ایک جماعت موجود تھی اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں ایک کام کیلئے آیا ہوں میرے دو بیل جوان ہو چکے ہیں میں نے ان دونوں کو ایک باغ میں بند کر کے دروازہ بند کر دیا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان دونوں کو میرا مطیع کر دے آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو ہمراہ لیا اور باغ کے دروازے پر پہنچے اور فرمایا دروازہ کھولو، اس نے دروازہ کھولا تو ایک بیل دروازے کے قریب ہی تھا اس نے جب نبی ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کے سامنے سجدہ میں گر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی چیز لاؤ جس سے میں اس کا سر باندھوں اور اسے قابو کروں وہ انصاری ایک نکیل لایا آپ ﷺ نے اس کا سر باندھا اور اسے قابو کیا پھر آپ ﷺ باغ کے دوسرے کنارے دوسرے بیل تک گئے جب اس بیل نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ بھی سجدہ میں گر گیا۔ آپ ﷺ نے اس آدمی سے کہا۔ کوئی چیز لاؤ جس سے میں اس کا سر باندھوں آپ ﷺ نے اس کا سر باندھا اور اسے قابو کیا اور فرمایا جاؤ، اب یہ دونوں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! یہ دو بیل تو سمجھ بھی نہیں رکھتے اور آپ کو سجدہ کر رہے ہیں کیا ہم بھی آپ کو سجدہ نہ کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا يَسْجُدُ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

”میں کسی کو حکم نہیں دیتا کہ وہ کسی شخص کو سجدہ کرے اور اگر میں کسی کو حکم دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔“ (1)

مذکورہ روایات سے بالکل واضح ہے کہ آپ ﷺ نے تعظیمی سجدہ سے صریح الفاظ میں

(1) سلسلة الاحاديث الصحيحة ۴۳۵/۱۷، رقم: ۳۴۹۰

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

روک دیا ہے جب رسول اللہ ﷺ کو سجدہ نہیں کیا جا سکتا تو کسی اور کو سجدہ کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ سجدہ صرف اور صرف اللہ کا حق ہے مخلوق کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ اپنے رب کو چھوڑ کر کسی اور کو سجدہ کرے۔

قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ سجدہ مجھے کرو سورہ حم سجدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ

''اور دن رات اور سورج چاند بھی (اسی کی) نشانیوں میں سے ہیں تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لئے کرو جس نے سب کو پیدا کیا ہے اگر تم اس کی ہی عبادت کرتے ہو۔'' ❶

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

''اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔'' ❷

یہاں سجدہ کو فلاح کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے کہ اگر تم فلاح اور کامیابی چاہتے ہو تو تمہارا رکوع اور سجدہ صرف اللہ کیلئے ہونا چاہیے۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جنوں، ہواؤں، پرندوں اور جانوروں پر حکومت عطا فرمائی تھی ایک دفعہ وہ سفر میں تھے ایک مقام پر انہوں نے پرندوں کو شمار کیا تو ہدہد کو غائب پایا، کہنے لگے:

---

❶ فصلت:۳۷

❷ الحج:۷۷

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

”کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا؟ کیا واقعی وہ غیر حاضر ہے؟ یقیناً میں اسے سزا دوں گا، یا اسے ذبح کر ڈالوں گا، یا میرے سامنے کوئی صریح دلیل بیان کرے۔ کچھ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس نے آ کر کہا: میں ایک ایسی چیز کی خبر لایا ہوں کہ آپ کو اس کی خبر نہیں ہے، میں سبا کی ایک سچی خبر آپ کے پاس لایا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ ان پر بادشاہت ایک عورت کر رہی ہے جسے ہر قسم کی چیز سے کچھ نہ کچھ دیا گیا ہے اور اس کا تخت بھی بڑی عظمت والا ہے۔ میں نے اسے اور اس کی قوم کو، اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا، شیطان نے ان کے کام انہیں مزین کر کے دکھلائے ہیں اور صحیح راہ سے روک دیا ہے پس وہ ہدایت پر نہیں آتے۔ کہ اسی اللہ کے لئے سجدے کریں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو باہر نکالتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اسکے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ عظمت والے عرش کا مالک ہے۔“ 1

---

1 النمل: ٢٠ تا ٢٦

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

قابل توجہ بات یہ ہے کہ پرندہ بھی جانتا ہے کہ سجدہ صرف اللہ کا حق ہے اور جو اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کر رہے ہیں انہیں شیطان نے گمراہ کیا ہے اور وہ ہدایت والے راستے پر نہیں ہیں سمجھنا چاہئے ان لوگوں کو جو قبروں اور مزاروں پر سجدہ کرتے ہیں پرندے بھی ایسے لوگوں کو دیکھ کر افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

❁❁❁

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سجدوں کا منظر

کس قدر خوش قسمت ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے مدینہ کے تاجدار کا دور پایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور کا دیدار کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی میں سفر کیے، صحرائے عرب کی قسمت کے کیا کہنے جہاں سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے قافلے گرد اڑاتے گزرتے تھے، اس گرد کا ایک ذرہ بھی ہمیں مل جائے تو اسے اپنی آنکھوں کا سرمہ بنالیں ان ذرات پر دنیا کا سیم وزر قربان جن ذروں نے یتیم مکہ کے پاؤں کو چوما کس قدر دلفریب منظر ہوگا جب مسجد نبوی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوں گے امام کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوز و گداز بھری تلاوت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صف بندی، امام بھی امام الانبیاء اور مقتدی خیر القرون قرنی کی حسین تصویر...... چشم فلک اب تا قیامت ایسا نظارہ نہ دیکھ پائے گی چودہ سو سال سے زیادہ کا عرصہ بیت گیا آج بھی مسجد نبوی کی فضاؤں میں اس امام کی تلاوت خوشبو بن کے بکھری ہوئی ہے وہ امام جس کی آواز مردہ دلوں میں نیکی کی روح پھونکتی تھی جس کی گفتگو سے دلوں کی سیاہیاں دُھلتی تھیں۔

کس نے ذروں کو اُٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دریتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

اس باب میں ہم چند احادیث ذکر کریں گے جن میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سجدوں کا حسین منظر بیان کیا گیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سجدۂ رسول ﷺ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما:

ایک دفعہ آپ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ ﷺ کے نواسوں میں سے کوئی نواسہ آیا اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر چڑھ کر کھیلنے لگا آپ ﷺ کو اپنے نواسوں سے بہت محبت تھی آپ ﷺ نے اپنے سجدہ کو لمبا کر دیا سیدنا شداد رضی اللہ عنہ نے یہ منظر ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا قَالَ: أَبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَإِذَا الصَّبِيُّ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ إِلَى سُجُودِي فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلَاتِكَ سَجْدَةً أَطَلْتَهَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ أَوْ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْكَ قَالَ: " كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلَكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ".

”رسول اللہ ﷺ مغرب اور عشاء کی دونوں نمازوں میں سے کسی ایک نماز کے لیے نکلے، اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو اٹھائے ہوئے تھے، جب آپ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو انہیں (زمین پر) بٹھا دیا، پھر آپ نے نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہی، اور نماز شروع کر دی، اور اپنی نماز کے دوران آپ نے ایک سجدہ لمبا کر دیا، میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بچہ رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر ہے، اور آپ سجدے میں ہیں، پھر میں اپنے سجدے کی

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

طرف دوبارہ پلٹ گیا، جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کر لی تو لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے نماز کے درمیان ایک سجدہ اتنا لمبا کر دیا کہ ہم نے سمجھا کوئی معاملہ پیش آ گیا ہے، یا آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "ان میں سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی، البتہ میرے بیٹے نے مجھے سواری بنا لیا تھا تو مجھے ناگوار لگا کہ میں جلدی کروں یہاں تک کہ وہ اپنی خواہش پوری کر لے۔" ❶

صبر وضبط کی انتہا:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہجرت سے پہلے آپ ﷺ ایک دفعہ بیت اللہ کے قریب نماز ادا فرما رہے تھے اور ابوجہل اور اس کے ساتھی (بھی وہیں) بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا تم میں سے کوئی شخص ہے جو فلاں قبیلہ میں ذبح ہونے والی اونٹنی کی اوجھڑی اٹھا لائے اور جب محمد ﷺ سجدہ میں جائیں تو ان کی پیٹھ پر رکھ دے۔ یہ سن کر ان میں سے ایک بدبخت ترین (آدمی) اٹھا اور وہ اوجھڑی لے آیا اور دیکھتا رہا جب آپ نے سجدہ کیا تو اس نے اوجھڑی آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دی (سیدنا عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں) میں یہ دیکھ رہا تھا مگر کچھ نہ کر سکتا تھا۔ کاش! (اس وقت) مجھے روکنے کی طاقت ہوتی۔ کافر لوگ ہنسنے لگے اور لوٹ پوٹ ہونے لگے اور رسول اللہ ﷺ سجدہ میں تھے اپنا سر نہیں اٹھا سکتے تھے۔ یہاں تک کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور انہوں نے وہ بوجھ آپ کی پیٹھ سے اتار کر پھینکا، تب آپ ﷺ نے سر اٹھایا پھر تین بار فرمایا۔ یا اللہ! تو قریش کو پکڑ لے، یہ (بات) ان کافروں پر بہت بھاری ہوئی کہ آپ ﷺ نے انہیں بددعا دی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر (مکہ)

❶ صحیح۔ سنن نسائی للالبانی، کتاب التطبیق، باب ہل یجوز ان تکون سجدۃ اطول من سجدۃ، رقم: ۱۱۴۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں جو دعا کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے پھر آپ نے (ان میں سے) ہر ایک کا نام لیا اور کہا اے اللہ! ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر دے۔ ابو جہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو۔ ساتویں (آدمی) کا نام (بھی) لیا مگر مجھے یاد نہیں رہا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، جن لوگوں کے (بددعا کرتے وقت) آپ ﷺ نے نام لیے تھے، میں نے ان کی (لاشوں) کو بدر کے کنویں میں پڑا ہوا دیکھا۔'' ❶

علامت شب قدر:

ایک دفعہ آپ ﷺ نے رمضان المبارک میں اعتکاف کیا اور آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے اور اس رات میں نے خود کو کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے جب اکیسویں رات کی صبح کو آپ ﷺ نے نماز فجر پڑھائی اور اپنا رخ انور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب کیا تو آپ ﷺ کی پیشانی مبارک پر گیلی مٹی کا نشان لگا ہوا تھا سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

''أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنَ اعْتِكَافِهِ، قَالَ: مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي، فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، وَقَدْ أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ

❶ صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب اذا القی علی ظہر المصلی قذر أو جیفة لم تفسد علیه صلاته، رقم: ۲۴۰

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"۔ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ، فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ، مِنْ صُبْحِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ.

"نبی کریم ﷺ رمضان کے دوسرے عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال آپ ﷺ نے انہی دنوں میں اعتکاف کیا اور جب اکیسویں رات آئی۔ یہ وہ رات ہے جس کی صبح آپ ﷺ اعتکاف سے باہر آ جاتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے آخری عشرے کا بھی اعتکاف کرنا چاہئے۔ مجھے یہ رات (خواب میں) دکھائی گئی، لیکن پھر بھلا دی گئی۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ اسی کی صبح کو میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، اس لیے تم لوگ اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، چنانچہ اسی رات بارش ہوئی، مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی اس لیے ٹپکنے لگی اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اکیسویں کی صبح رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک پر گیلی مٹی لگی ہوئی تھی۔" ❶

پچاس آیات کے بقدر سجدہ:

آپ ﷺ رات کو قیام اللیل فرماتے تو رب کے حضور لمبے قیام اور رکوع و سجود ادا کرتے اور آپ ﷺ کا قیام اللیل میں سجدہ اتنا طویل ہوتا جتنا کسی کو پچاس آیات پڑھنے کے برابر وقت لگتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

" أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ تَعْنِي بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ

❶ صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر، رقم: ۲۰۲۷

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ".

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں (وتر اور تہجد کی) پڑھتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی نماز تھی۔ مراد ان کی رات کی نماز تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ ان رکعتوں میں اتنا لمبا ہوتا تھا کہ سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی شخص بھی پچاس آیتیں پڑھ سکتا اور فجر کی نماز فرض سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے تھے اس کے بعد دائیں پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن بلانے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا۔'' [1]

❀❀❀

[1] صحیح بخاری، ابواب الوتر باب ما جاء فی الوتر رقم: ۹۹۴

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جس دن منبر مسجد نبوی میں رکھا گیا

سیدنا ابو حازم بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ. فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا. فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَا هُنَا. " ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا. ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا. ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ. ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ. فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي".

"کچھ لوگ سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ان کا اس بات پر اختلاف تھا کہ منبر نبوی کی لکڑی کس درخت کی تھی۔ انہوں نے فرمایا اللہ گواہ ہے میں جانتا ہوں کہ منبر نبوی کس لکڑی کا تھا۔ پہلے دن جب وہ رکھا گیا اور سب سے پہلے جب اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تو میں اس کو بھی جانتا ہوں۔ رسول

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے انصار کی فلاں عورت کے پاس جن کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نام بھی بتایا تھا، آدمی بھیجا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام سے میرے لیے لکڑی کا منبر تیار کرنے کے لیے کہیں۔ تاکہ جب مجھے لوگوں سے کچھ کہنا ہو تو اس پر بیٹھا کروں چنانچہ اس نے اپنے غلام سے کہا اور وہ غابہ کے جھاؤ کی لکڑی سے اسے بنا کر لے آیا۔ انصاری خاتون نے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے یہاں رکھوایا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی پر (کھڑے ہو کر) نماز پڑھائی۔ اس پر کھڑے کھڑے تکبیر کہی۔ اسی پر رکوع کیا۔ پھر الٹے پاؤں پلٹے اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا اور پھر دوبارہ اسی طرح کیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں سے خطاب فرمایا، لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنی سیکھ لو۔" ❶

اس حدیث مبارک سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

(۱) منبر پر نماز پڑھی جا سکتی ہے جیسا کہ امام بخاری اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر منبر پر نماز پڑھنے کے حوالہ سے ابواب قائم کئے ہیں۔

(۲) ضرورت کے پیش نظر نماز میں ایک یا دو قدم چلا جا سکتا ہے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اس پر باب ہی یہ قائم کیا ہے بَابُ جَوَازِ الْخُطْوَةِ وَالْخُطْوَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں ایک یا دو قدم چلنے کا جواز)

(۳) نماز میں الٹے پاؤں چلنے کی ضرورت پیش آئے تو چلا جا سکتا ہے۔

(۴) نماز کا طریقہ سکھانے کیلئے مقتدیوں کو نماز پڑھ کے دکھائی جا سکتی ہے جیسا کہ مذکورہ

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الجمعة، باب الخطبة علی المنبر، رقم: ۹۱۷

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں آپ ﷺ نے نماز پڑھنے کے بعد فرمایا میں نے ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ تم میری اقتداء کرو اور مجھ سے نماز سیکھ لو۔

(۵) نماز کے دوران امام پر نظر پڑ جانے سے نماز باطل نہیں ہوتی آپ ﷺ نے منبر پر نماز اس لئے پڑھی تھی تاکہ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کو دیکھ لیں۔

(۶) اگر کسی جگہ نماز کیلئے کھڑے ہونے کی جگہ تو ہو لیکن سجدہ کرنے کی جگہ نہ ہو تو سجدہ کیلئے چند قدم دائیں بائیں یا آگے پیچھے ہونا جائز ہے۔

(۷) نماز کے بعد مختصر طور پر درس دیا جا سکتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے نماز کے بعد منبر پر نماز پڑھنے کی غرض و غایت بیان فرمائی۔

(۸) مسجد کی تعمیر و ترقی میں عورتوں کی کاوش کا پتہ چلتا ہے کہ مسجد نبوی کا پہلا منبر انصار کی ایک عورت نے اپنے بڑھئی غلام سے تیار کروایا۔

(۹) مسجد کی ضرورت کے پیش نظر کوئی چیز کہہ کر بھی بنوائی جا سکتی ہے جیسے آپ ﷺ نے انصاری عورت کو منبر بنوانے کیلئے پیغام بھیجا۔

(۱۰) مسجد میں منبر رکھنے اور منبر پر خطبہ دینے کا ثبوت ملتا ہے۔

(۱۱) اسلامی تاریخ پر تحقیق کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ نبی ﷺ کا منبر کس لکڑی کا بنایا گیا اور کب مسجد میں رکھا گیا اس پر تحقیق کیلئے لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔

(۱۲) نماز میں آپ ﷺ کی اتباع لازمی ہے آپ ﷺ نے اپنے جیسی نماز سکھانے کیلئے منبر پر نماز پڑھ کے دکھائی۔

یہ تو آپ ﷺ نے نماز پڑھ کے دکھائی جب جمعہ کا دن آیا تو آپ ﷺ نے جمعہ کا خطبہ بھی اسی منبر پر ارشاد فرمایا یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا جو آپ ﷺ نے منبر پر ارشاد فرمایا اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے قبل آپ ﷺ مسجد نبوی میں موجود کھجور کے ایک خشک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کے خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے دوران خطبہ ایک عجیب واقعہ رونما ہوا، سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتَّى كَادَتْ تَنْشَقُّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ".

"جمعہ کے دن جب نبی کریم ﷺ اس منبر پر بیٹھے تو اس کھجور کے تنے سے رونے کی آواز آنے لگی جس سے ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پھٹ جائے گا۔ یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ منبر سے اترے اور اسے پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس وقت بھی وہ لکڑی اس چھوٹے بچے کی طرح سسکیاں بھر رہی تھی جسے چپ کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ چپ ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کہ اس کے رونے کی وجہ یہ تھی کہ یہ خشک تنا خطبہ سنا کرتا تھا اس لیے رویا ہے۔" [1]

اس دلگداز واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ درخت بھی آپ ﷺ سے محبت کرتے تھے اور ذکر الٰہی کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا یہ خشک تنا اس لئے رو رہا ہے کہ یہ اللہ کا ذکر سنا کرتا تھا اگر اللہ کا ذکر خشک تنے میں حرارت پیدا کر سکتا ہے تو انسانی دل میں بھی ایمانی قوت پیدا کر کے اسے تازگی دے سکتا ہے اور غور فرمایئے! آپ ﷺ نے خطبہ جمعہ

[1] صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب النجار رقم: ۲۰۹۵

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو ذکر سے تعبیر کیا ہے معلوم ہوتا ہے ذکر کی مجلس درحقیقت وہ ہے جس میں آپ ﷺ کے فرامین اور قرآن حکیم کی تشریح وتوضیح ہوتی ہے۔

میدان محشر میں سجدہ:

میدان محشر میں آپ ﷺ کے سجدہ کی نرالی شان ہوگی جب انبیاء کرام اللہ کے حضور سفارش کرنے سے گھبرائیں گے دنیا کے لوگ مختلف انبیاء سے ہو کے امام اعظم ﷺ کے پاس آئیں گے۔

آپ ﷺ انہیں لے کر اللہ کی بارگاہ کی طرف چل پڑیں گے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دستی کا حصہ آپ کو پیش کیا گیا۔ آپ نے اپنے دانتوں سے اسے ایک بار نوچا اور نبی کریم ﷺ کو دستی کا گوشت بہت پسند تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا تمہیں معلوم بھی ہے یہ کون سا دن ہوگا؟ اس دن دنیا کے شروع سے قیامت کے دن تک کی ساری خلقت ایک چٹیل میدان میں جمع ہوگی، ایک پکارنے والے کی آواز سب کے کانوں تک پہنچ سکے گی اور ایک نظر سب کو دیکھ سکے گی۔ سورج بالکل قریب ہو جائے گا اور لوگوں کی پریشانی اور بےقراری کی کوئی حد نہ رہے گی جو برداشت سے باہر ہوگی۔ لوگ آپس میں کہیں گے، دیکھتے نہیں ہماری کیا حالت ہوگئی ہے۔ کیا ایسا کوئی مقبول بندہ نہیں ہے جو اللہ پاک کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے؟ بعض لوگ بعض سے کہیں گے کہ آدم علیہ السلام کے پاس چلنا چاہئے۔ چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے آپ انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خصوصیت کے ساتھ آپ میں روح پھونکی۔ فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اس لیے آپ رب کے حضور ہماری شفاعت کر دیں، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں۔ سیدنا آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میرا رب آج انتہائی غضبناک ہے۔ اس سے پہلے اتنا غضبناک وہ کبھی نہیں ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضب ناک ہوگا اور رب العزت نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی، پس نفسی، نفسی، نفسی مجھے اپنی فکر ہے تم کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ ہاں نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے نوح! آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے تھے اور آپ کو اللہ نے "شکر گزار بندہ" (عبد شکور) کا خطاب دیا۔ آپ ہی ہمارے لیے اپنے رب کے حضور شفاعت کر دیں، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں۔ سیدنا نوح علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اتنا غضبناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہوگا اور مجھے ایک دعا کی قبولیت کا یقین دلایا گیا تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی۔ نفسی، نفسی، نفسی آج مجھے اپنی جان کی فکر ہے تم میرے سوا کسی اور کے پاس چلے جاؤ، ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور اللہ کے خلیل ہیں روئے زمین میں منتخب ہیں، آپ ہماری شفاعت کیجیے، آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے کہ آج میرا رب بہت غضبناک ہے؟ اتنا غضبناک نہ وہ پہلے ہوا تھا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور نہ آج کے بعد ہو گا اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے۔ نفسی، نفسی، نفسی مجھے اپنے نفس کی فکر ہے۔ میرے سوا کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ ہاں موسیٰ علیہ السلام پاس کے چلے جاؤ۔ سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف سے رسالت اور اپنے کلام کے ذریعہ فضیلت دی۔ آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور فرمادیں، آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ بہت غضبناک ہے، اتنا غضبناک نہ پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی ہو گا اور میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا، حالانکہ اللہ کی طرف سے مجھے اس کا کوئی حکم نہیں ملا تھا۔ نفسی، نفسی، نفسی بس مجھے آج اپنی فکر ہے، میرے سوا کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ ہاں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔ اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم علیہا السلام پر ڈالا تھا اور اللہ کی طرف سے روح ہیں، آپ نے بچپن میں ماں کی گود ہی میں لوگوں سے بات کی تھی، ہماری شفاعت کیجئے، آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہو چکی ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک ہوا تھا اور نہ کبھی ہو گا اور وہ کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے (صرف) اتنا کہیں گے، نفسی، نفسی، نفسی میرے سوا کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ ہاں، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ۔ سب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اللہ کے رسول اور سب سے آخری

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں، اپنے رب کے دربار میں ہماری شفاعت کیجیے۔ آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى"

"میں آگے بڑھوں گا اور عرش تلے پہنچ کر اپنے رب عزوجل کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد اور حسن ثناء کے دروازے کھول دے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو وہ طریقے اور وہ محامد نہیں بتائے تھے۔ پھر کہا جائے گا، اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، مانگیے آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول ہو جائے گی۔ اب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا۔ اے میرے رب! میری امت، اے میرے رب! میری امت پر کرم کر، کہا جائے گا اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں ہے، جنت کے داہنے دروازے سے داخل کیجیے ویسے انہیں اختیار ہے، جس دروازے سے چاہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسرے لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جنت کے دروازے کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر میں ہے یا جتنا مکہ اور بصریٰ میں ہے۔" ❶

❶ صحیح بخاری، کتاب التفسیر باب ذریۃ من حملنا مع نوح إنہ کان عبدا شکورا، رقم: ۴۷۱۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میدان محشر میں جمعہ کی مقدار کا سجدہ

ابن حبان کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے حضور جمعہ کی مقدار کے برابر سجدہ کریں گے پھر سر اُٹھائیں گے اور دوبارہ اتنا ہی طویل سجدہ کریں گے چنانچہ حدیث کے الفاظ ہیں:

فَيَنْطَلِقُ بِهِ جِبْرِيلُ فَيَخِرُّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وقُلْ يُسْمَعْ واشْفَعْ تُشَفَّعْ فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَإِذَا نَظَرَ إِلَى رَبِّهِ خَرَّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ أُخْرَى فَيَقُولُ اللّٰهُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وقُلْ يُسْمَعْ واشْفَعْ تُشَفَّعْ فَيَذْهَبُ لِيقع سَاجِدًا فيأخذ جِبْرِيلُ بِضُبْعَيْه ويفتح اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الدُّعَاءِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى بَشَرٍ ❶

"آپ ﷺ جبرئیل امین کے ساتھ آئیں گے اور سجدہ میں گر جائیں گے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک جمعہ کی مقدار سجدہ میں پڑے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اے محمد ﷺ! اپنا سر اُٹھاؤ اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہو گی۔ پس جب آپ اپنے رب کی طرف دیکھیں گے تو دوسرے جمعہ کی مقدار سجدہ میں پڑ جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے محمد ﷺ اپنا سر اُٹھائیں اور کہیے، آپ کی بات سنی جائے

---

❶ صحیح۔ ابن حبان تعلیق شیخ الالبانی، کتاب التاریخ، باب الحوض والشفاعۃ، رقم: ۶۴۴۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گی شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی پھر آپ دوبارہ سجدہ میں جانے لگیں گے تو جبرئیل امین آپ کے پہلوؤں کو تھام لیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ پر دعا کا دروازہ کھول دے گا جو کسی اور بشر پر اس نے کبھی نہیں کھولا۔"

میدان محشر کی انتہا بھی سجدہ ہی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کے بعد شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو می بینی حسابم نا گزیر
از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

"اے رب تعالیٰ! تو دو جہانوں سے بے پرواہ اور غنی ہے اور میں ایک فقیر ہوں روز محشر میری خطاؤں کا عذر سننا اور عفو و کرم سے نوازنا اگر تو نے فیصلہ کر لیا کہ میرا حساب لینا ضروری ہے تو میرا حساب جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ لینا ان کی نگاہوں سے اوجھل رکھنا۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضروری یادداشت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

قربتِ الٰہی کی معراج

سجدہ

طیبہ قرآن محل

مکہ سنٹر گلی نمبر 5 منشی محلہ امین پور بازار فیصل آباد

041-2629292,041-2624007,0333-6574758